TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224699
UNIVERSAL
LIBRARY

مجمع بحرین

خلاصہ

مطلع سعدین

مع حالات

مطبوعہ

ملک نذیر احمد پروپرائیٹر تاج بکڈپو موہن لال روڈ بیرون موری گیٹ لاہور

۵۵ ف

پبلشر:-
ملک نذیر احمد پروپرائیٹر
تاج بکڈپو موہن لال روڈ لاہور

پرنٹر:-
حافظ محمد اسمٰعیل
حجازی پریس لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریب

"مطلع سعدین و مجمع بحرین" مولانا کمال الدین عبدالرزاق سمرقندی کی تالیف ہے جس کو جناب پرنسپل محمد شفیع صاحب نے چند کرم خوردہ قلمی نسخوں سے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔

مولانا کمال الدین عبدالرزاق بن اسحٰق سمرقندی ۸۱۶ھ میں دارالسلطنت ہرات میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد بزرگوار مولانا جلال الدین اسحٰق اردوئے شاہرخی میں قاضی و امام کے ممتاز مرتبہ پر فائز تھے۔ مولانا اسحٰق کا انتقال ہوا تو ۸۴۱ھ میں مولانا عبدالرزاق نے جس کی عمر اس وقت ۲۵ برس کی تھی۔ مولانا عضدالدین کے رسالہ اسم و حرف کی شرح لکھ کر سلطان شاہرخ کے سامنے پیش کی اور شاہی ملازمت میں لے لیا گیا۔

۸۴۵ھ میں میرزا شاہرخ نے اسے بادشاہ بیجانگر کے پاس

سفیر بنا کر بھیجا۔ تین سال کے بعد وہ وہاں سے واپس آیا ۸۵۰ھ میں اسے گیلان میں سفارت ہی کی تقریب سے بھیجا گیا۔ اسی سال میرزا شاہرخ کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد عبدالرزاق اس بادشاہ کے جانشینوں کے پاس یکے بعد دیگرے ملازم رہا۔ اور بالآخر وہ سلطان ابوسعید کی ملازمت کے بعد ۸۶۷ھ میں ہرات میں میرزا شاہرخ کی خانقاہ کا شیخ مقرر کیا گیا۔ تولیت خانقاہ ہی کے زمانہ میں اس نے مطلع سعدین تالیف کی۔ آخر ہرات ہی میں ۸۸۷ھ میں فوت ہوا۔

مطلع سعدین ایران اور متصلہ ممالک کی تاریخ ہے جو دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد کا آغاز ابوسعید بہادر خان کی ولادت سے ہوتا ہے جو ۷۰۴ھ میں ہوئی۔ اور اس کا خاتمہ تیمور کی وفات اور خلیل سلطان کے جلوس پر ہوتا ہے۔

دوسری جلد کا آغاز شاہرخ کے جلوس سے ہوتا ہے جو ۸۰۷ھ میں ہرات میں واقع ہوا۔ اور اس کا خاتمہ ابوالغازی سلطان حسین کے جلوس ثانی پر ہوتا ہے۔ اور یہی دوسری جلد نصاب امتحان منشی فاضل میں شامل ہے۔

مؤلف کے اہم ترین مآخذ میں شہاب الدین عبداللہ الخوافی، (المتوفی ۸۳۲ھ) کی کتاب زبدۃ التواریخ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

اس کتاب کا طرز بیان اگرچہ نہایت ہی سلیس و سادہ و عام فہم ہے لیکن اکثر مقامات پر ترکی و عربی الفاظ کی کثرت معنی مطلوب کے سمجھنے میں دقت کا باعث ہوتی ہے۔ اس کے باوجود بھی یہ کتاب فارسی ادب و تاریخ میں ممتاز درجہ رکھتی ہے۔

۷۸۶

خاقان سعید میرزا شاہرخ کی تخت نشینی

خاقان سعید میرزا شاہرخ بہادر اپنے والد بزرگوار صاحبقران امیر تیمور گورگان کی وفات کے بعد دارالسلطنت ہرات میں ماہ رمضان ۸۰۷ھ میں سریر آرائے سلطنت ہوئے۔ اعیان دولت و ارکین بارگاہ کو گوناگوں عواطف خسروانہ سے سرفراز فرمایا۔ اطراف ممالک میں فرامین جاری کئے۔ اور ایران و توران، عراق، بلاد خراسان سے سیستان تک اور مازندران سے آب جیحوں تک تمام علاقوں میں جو امیر تیمورؒ کے دوران حکومت میں مفتوح ہو چکے تھے، اپنے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا۔

میرزا شاہرخ کی ماوراء النہر کی طرف روانگی

اسی اثناء میں اطلاع ملی کہ میرزا خلیل سلطان نے دارالسلطنت سمرقند کو اپنا پایۂ تخت بنا کر تمام خزائن پر قبضہ کر لیا ہے۔ لہٰذا میرزا نے اس کی سرکوبی کے لئے عنان توجہ اس طرف مبذول کی۔ امیر مضراب، امیر حسن صوفی ترخان، امیر علیکا کوکلتاش اور امیر خواجہ راستی کو تسخیر خراسانات پر متعین کیا۔ اور خود دارالسلطنت ہرات سے ماوراء النہر کا رخ کیا۔ امیر عبدالصمد اول امیر سیف الدین کو بادغیس کی افواج لانے کے لئے روانہ کیا۔ اور خضر خواجہ و شیخ توچین کو سمرقند کے حالات کی خبرگیری کے لئے بھیجا۔

شہر ہرات کی مرمت

درہ زنگی کے مقام پر امیر سید خواجہ ماوراء النہر سے حضور میں آیا اور وہاں کے حالات عرض کئے۔ میرزا نے مجلس شوریٰ آراستہ کی آخر کار یہ صلاح ٹھیری کہ پہلے شہر ہرات کی مرمت کی جائے۔ کیونکہ جس وقت امیر تیمور نے ہرات کو فتح کیا تھا اس کے دروازے اکھڑ گئے

دیواروں میں رخنے پڑ گئے اور شہر خراب ہو گیا تھا - اس کی عمارت و مرمت کا کام امیر جلال الدین فیروز شاہ کے سپرد ہوا - چنانچہ مدت قلیل میں از سر نو شاندار عمارات تعمیر ہو گئیں -

امیر سید خواجہ حسب الحکم ولایت طوس، مشہد مقدس، نسا، ابیورد اور سبزوار کی طرف روانہ ہوا کہ ان علاقوں کے حالات سے آگاہ ہو کر قلعہ طوس کو آباد کرے - اور لشکر شاہی لنگر شیخ زادہ بایزید میں پہنچا - اس منزل میں امیر زادہ سلطان حسین ماوراء النہر سے آیا خاقان سعید نے اسے نوازش خسروانہ سے سرفراز کیا -

اسی اثناء میں خضر خواجہ اور شیخ حسین قوچین جو سمرقند کے حالات دریافت کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے واپس لوٹے اور میرزا خلیل سلطان کی تخت نشینی کے واقعات عرض کئے - میرزا شاہرخ نے امیر حمزہ قنتوقو کو سفیر بنا کر خلیل سلطان کی طرف روانہ کیا اور پیغام بھیجا کہ پدر بزرگوار کے بعد تو مجھے بمنزلہ برادر اور عزیز تر از جان ہے لہذا مصلحت یہ ہے بصیرت کامل سے کام لے کر اتفاق کے ساتھ بعض امرا کی بغاوت کو فرو کرنے کے کوئی موزوں اقدام کیا جائے -

لشکر شاہی اندخود سے گزر کر جیحوں کے کنارے پہنچا اور حسب الحکم پل باندھا - اور امیر ملک شاہ نے بخارا سے آ کر میرزا الغ بیگ گورگان اور میرزا ابراہیم سلطان کے حالات عرض کئے - اور میرزا خلیل سلطان کا ایلچی پہنچا - خاقان سعید نے اس کی استدعا کے مطابق خراسان کی

حکومت اسے تفویض کی۔

امیرزادہ سلطان حسین اندخود کے گرد و نواح میں بلا وجہ لشکر شاہی سے فرار ہو گیا۔ اور سمرقند سے اطلاع ملی کہ میرزا خلیل سلطان لشکر کے ساتھ دریائے جیحوں کی طرف آرہا ہے۔ اور وہ امرا جو بخارا میں مقیم تھے وہاں کے داروغہ امیر رستم طغائی بوقا کی مخالفت کے باعث شہر چھوڑ کر دونوں شہزادوں کے ہمراہ لشکر شاہی سے جا ملے۔ اور امیر عبدالصمد بھی بادغیس کے لشکر سمیت آگیا۔

دوک کے مقام پر خبر ملی کہ پیر علی تاز میرزا خلیل سلطان سے جدا ہو کر بلخ میں آگیا۔ میرزا نے امیر شیخ لقمان برلاس، امیر جرکس اور امیر یوسف خواجہ کو اس طرف روانہ کیا۔

خاقان سعید نے شیخ نورالدین کو خلیل سلطان کے پاس بھیجا کہ صاحبقران امیر تیمور وفات پا گئے لہٰذا ہمیں اتحاد و اتفاق کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد کے لئے مستعد ہو جانا چاہیئے تاکہ امور سلطنت میں کسی قسم کا فساد پیدا نہ ہو۔

اسی دوران میں امیر سلیمان شاہ جس کو صاحبقران امیر تیمور نے شام اور روم کی یورش سے مراجعت کے وقت رستمداد اور فیروزکوہ کے گرد و نواح کا علاقہ مرحمت فرمایا تھا امیر تیمور کی وفات کی خبر سنکر اور معزالدین میرزا میرانشاہ کی شوکت و دبدبہ سے ہراساں ہو کر خاقان سعید کی بارگاہ میں آیا۔ اور امیر پیر محمد تنکوم حاکم ولایت ساری نے

امیر سلیمان شاہ کے فرار سے آگاہ ہو کر ساری کو تاخت و تاراج کر دیا اور ایک ہزار سوار کے ساتھ دار السلطنت ہرات کی طرف روانہ ہوا۔ پھر لشکر شاہی کی طرف متوجہ ہوا اور امیر سلیمان شاہ و امیر جہاں ملک (جن کو اس کے ساتھ دیرینہ عداوت تھی) کی کوشش سے قتل ہوا۔

خلیل سلطان نے بھی اطاعت قبول کر لی۔ چنانچہ خاقان سعید نے ماوراء النہر کا علاقہ اسی کو تفویض فرمایا۔ اور خود دار السلطنت ہرات کی جانب مراجعت کی۔

خواجہ سلطان علی سبزواری کی بغاوت

جب امیر سید خواجہ قلعہ طوس کی تعمیر میں مشغول تھا تو خواجہ علی پسر خواجہ مسعود سبزواری کی بغاوت کی اطلاع ملی۔ امیر سید خواجہ فی الفور اس طرف متوجہ ہوا اور عین موسم بہار میں مرغزار رادکان میں ڈیرے ڈال دئے۔ امیر مضراب بھی پہنچ گیا۔ دونوں امیروں نے بالاتفاق چھ سو سوار بطور ہراول سبزوار کی جانب بھیجے خواجہ علی نے بھی دو سو سوار ترکوں کے مقابلہ کے لئے بھیجے۔ سبزواری سپاہی نہایت آزمودہ کار تھے انہوں نے اکثر ترکوں کو تہ تیغ کر دیا۔ امیر سید خواجہ کو اطلاع ملی تو انتقام پر آمادہ ہوا۔ اور دو ہزار سوار کے ساتھ یلغار کر کے وہاں پہنچا۔ اور دو تین روز میں قلعہ فتح کر لیا۔ وہاں سے فریومد کی جانب روانہ ہوا۔ وہاں کے لوگ قلعہ بند ہو گئے اور سخت

مقابلہ کیا - آخر صلح ہوگئی اور امیر سیّد خواجہ قلعہ مزنیاں کو مسخر کر کے سبزوار کی طرف روانہ ہوا - اور محاصرہ کر لیا - دس روز کے بعد ناگاہ خبر ملی کہ پیرک پادشاہ مازندران سے ولایت جوین میں آگیا - امیر سید خواجہ سبزوار کا محاصرہ چھوڑ کر پیرک پادشاہ کی طرف متوجہ ہوا خواجہ سلطان علی بھی پیرک سے جا ملا - طرفین میں گھمسان کا معرکہ پڑا پیرک پادشاہ اور خواجہ سلطان علی شکست کھا کر بھاگے امیر سیّد خواجہ نے دو روز تک تعاقب کیا بہت سامال غنیمت ہاتھ آیا اور سبزوار کی طرف متوجہ ہوا -

امیر امیرانشاہ گورگان

صاحبقران نے شام و روم سے مراجعت کے وقت ممالک عراق عرب و آذربائیجان واراں و موغاں وگرجستانات و شروانات وغیرہ میرزا امیرانشاہ اور اس کے بیٹوں میرزا ابابکر اور میرزا عمر کو مرحمت فرمائے تھے - میرزا عمر باوجود خورد سالگی کے نہایت دانا تھا - میرزا ابابکر صاحبقران کے حکم کے مطابق اپنے والد کو دیار بکر میں چھوڑ کر اپنی والدہ خانیکہ کے ہمراہ میرزا عمر کے پاس آیا اور گوناگوں تحفے لطف پیش کر کے دیار بکر کی طرف چلا گیا - میرزا عمر جہانشاہ جاکو کو قراباغ کی جانب بھیج کر خود دار الملک تبریز کی طرف متوجہ ہوا - صاحبقران نے میرزا عمر کو قلعہ آلنجق کو تباہ کرنے کا حکم دیا - میرزا عمر نے امیر جہانشاہ

کو اس مقصد کے لئے بھیجا اور خود شکار کرتا ہوا شنب غازان پہنچا اکابر تبریز نے استقبال کیا۔ چند روز کے بعد قراباغ کے گرم سیر مقام کی طرف روانہ ہوا اور موسم سرما میں عیش و عشرت میں بسر کیا۔ اسی دوران میں صاحبقران نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

امیر جہانشاہ جاکو کی سرکشی

صاحبقران کی وفات کے بعد بدخواہوں کے ایک گروہ نے امیر جہاں شاہ کو ابھارا کہ میرزا عمر کے چند سر برآوردہ ملازمین کو درمیان سے ہٹا دینا چاہیئے تاکہ تمام ملک ہمارے حیطۂ تصرف میں آجائے۔ امیر جہانشاہ ہر وقت شراب کے نشہ میں چور رہتا تھا اور اس کی ہشیاری بھی عین مستی تھی۔ لہٰذا وہ بدخواہوں کے جھانسے میں آگیا۔ اور مولانا قطب الدین اوبہی، امیر داراب قوشیچی وغیرہ چند امراکو تہ تیغ کر کے حرم سرا کی طرف چلا۔

میرزا عمر دل نے نہایت ثابت قدمی کے ساتھ اپنے مصاحبین و ملازمین کو مسلح کیا اور مقابلہ کے لیے نکلے۔ جہانشاہ بھاگ گیا۔ لیکن گرفتار ہوا۔

میرزا عمر قراباغ سے کوچ کر کے اوجان میں آیا۔ تو اطلاع ملی کہ میرزا ابابکر، امیر جہاں شاہ کے قتل کی وجہ سے بغاوت کا

ارادہ رکھتا ہے اور لشکر سمیت بش پرماق کے مقام پر پہنچ گیا ہے۔ میرزا عمر نے بھی لشکر آراستہ کیا لیکن اسی اثناء میں امیر حسین برلاس میرزا ابابکر کے پاس سے آیا اور اطلاع دی کہ میرزا جادۂ اطاعت پر ثابت قدم ہے۔

میرزا عمر اوجان سے کوچ کر کے سلطانیہ پہنچا اور وہاں ایک خندق تعمیر کرائی۔ میرزا ابابکر چند امرا کے ساتھ بارگاہ میں آیا۔ ملازمین پادشاہی نے اسے گرفتار کر کے قلعہ سلطانیہ میں قید کر دیا جب میرانشاہ کو اس کی گرفتاری کی خبر ملی تو وہ گھبرا کر خراسان کی طرف چلا گیا۔

فرزندان میرزا عمر شیخ

جب صاحبقران کی وفات کی خبر فارس میں پہنچی۔ تو پیر محمد پسر مرحوم میرزا عمر شیخ دارالملک شیراز پر قابض تھا۔ اور اس کا دوسرا بھائی میرزا رستم اصفہان میں اور تیسرا بھائی میرزا اسکندر ہمدان میں تھا۔ میرزا پیر محمد نے امرا کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ مغلوں کی شریعت کو تبدیل کر دینا چاہیئے۔ ایک گروہ نے کہا کہ ہمیں میرزا عمر کی متابعت کرنی چاہیئے۔ اور بعض نے مشورہ دیا کہ ہمیں میرزا میرانشاہ کو بادشاہ تسلیم کرنا چاہیئے۔

لیکن پیر محمد نے ان سب سے اختلاف ظاہر کیا۔ بالآخر سب نے خاقان سعید کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ تمام ملک میں اس کے نام کا خطبہ و سکہّ جاری ہوا۔ اسی طرح ممالک کرمان میں بھی میرزا شاہرخ کے نام کا خطبہ و سکہ نافذ ہوا۔ اس کے بعد پیر محمد مہمات ملکی کے انتظام میں مشغول ہوا۔ محمد سر بارار اور امیر تیمور ملک کو یزد کی طرف بھیجا اور داروغہ عبدالرحمٰن، ایلچیکدائی اور داروغہ ابرقوہ سلطان محمود کو خلعت بھیج کر دارالملک شیراز میں بلایا۔ انہوں نے مراسم اطاعت بجا لا کر دروازوں کی کنجیاں اور خزائن و دفاتر کا اختیار ایلچیوں کے سپرد کیا اور خود بیش بہا تحائف لے عازم شیراز ہوئے۔ میرزا پیر محمد نے ان کو امرائے عالیشان کے زمرے میں داخل کر لیا۔

میرزا رستم بھی اصفہان سے آکر مورد عنایات ہوا۔ اسی اثناء میں میرزا سکندر نے ہمدان سے پیغام بھیجا کہ میرزا عمر نے امیر جہانشاہ جاکو کو قتل کر دیا۔ اور اپنے پدر بزرگوار میرانشاہ سے ملک چھین لیا۔ ممکن ہے کہ اس سے ان ممالک کو بھی گزند پہنچے۔ لہذا ہم فارس و عراق کی طرف کوچ کرنا چاہتے ہیں۔ میرزا پیر محمد نے سوچا کہ اس کا آنا فتنہ و فساد سے خالی نہ ہوگا۔ اسلئے کوچ سے منع کیا اور لکھا کہ میرزا عمر سے کوئی نازیبا حرکت ابتک صادر نہیں ہوئی اور نہ ہی آئندہ ہوگی۔ میرزا سکندر نے اس جواب کی طرف بالکل التفات نہ کی۔ اور عراق و فارس کا مصمم ارادہ

کرلیا - اس کے امرا مثلاً توکل اروس بوقا، بایزید اروس بوقا، تیمن، یونس جلایر وغیرہ نے جب دیکھا کہ میرزا سکندر اپنے بھائی کی مخالفت پر آمادہ ہے - تو خزانے اور گھوڑے لے کر آدھی رات کے وقت سوار ہو گئے اور غلاموں اور خانہ زادوں نے باہم قسمیں کھائیں - مستوی بن محمد صبیہ بھی مخالفین کے ساتھ مل گیا - میرزا سکندر کے لئے کوئی جائے قیام نہ رہی - لہذا پندرہ امیروں کے ساتھ اصفہان کی طرف چلا گیا - مخالفین کی جماعت میں سے بھی توکل، تیمن، سید علی، یونس، مستوی وغیرہ میرزا عمر کے پاس چلے گئے اور یوسف، شیر علی اور دیگر خانہ زاد جن کے پاس خزانے تھے میرزا میرانشاہ کی خدمت میں پہنچے - اور میرزا سکندر ایک ماہ کے بعد اصفہان سے فارس کی طرف متوجہ ہوا - اور میرزا پیر محمد سے جا ملا -

دو روز کے بعد اچانک آذربائیجان کی طرف سے خبر ملی کہ میرزا عمر میرزا ابابکر کو گرفتار کر کے عراق و فارس کی طرف چلا گیا اور ان ممالک میں فتنہ و فساد برپا ہو گیا - بھائیوں نے مشورہ کیا اور اصفہان کی طرف روانہ ہوئے - میرزا عمر لشکر کثیر کے ساتھ ہمدان میں آیا آخر طرفین میں صلح ہو گئی اور میرزا سکندر یزد کی طرف روانہ ہو گیا -

میرزا پیر محمد شیراز سے تسخیر کرمان کا ارادہ کر کے چلا - میرزا سکندر بھی لشکر شاہی کے ساتھ جا ملا اور بطور ہراول روانہ ہوا - اطلاع ملی کہ کرمان کے بہادروں کا ایک گروہ گھات میں ہے میرزا نے حملہ کر کے ان

میں سے اکثر کو قتل کر دیا باقی گرفتار ہوئے۔ اس حملے سے کرمانیوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ اور پھر کسی نے دروازے سے باہر قدم نہ نکالا۔ آخر کار صلح ہو گئی۔ میرزا پیر محمد نے میرزا اسکندر کو گوناگوں نوازشوں سے سرفراز کر کے دارالعبادہ یزد کی طرف روانہ کیا اور خود شیراز کی طرف مراجعت کی۔

اب تک تمام بھائیوں میں کامل اتحاد تھا۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے میرزا رستم نے امیر سعید برلاس کو بوجوہ چند اندھا کروا دیا تھا۔ اتفاقاً اس کی ایک آنکھ میں کسی قدر بینائی باقی تھی لہٰذا وہ موقع پا کر قید سے بھاگ نکلا اور شیراز میں چلا گیا۔ میرزا پیر محمد نے قطع نظر اس سے کہ وہ اس کے بھائی کا دشمن تھا اسے پناہ دی۔ میرزا رستم کو برا محسوس ہوا اس نے پیغام بھیجا کہ اس نے بارہا ہمارے خاندان کے ساتھ نمک حرامی کی ہے اب اس سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ میرزا پیر محمد نے اگرچہ اس کا اطمینان کر دیا لیکن ؎

رشتہ چو گسست میتواں بست　　اما گرہ درمیان بماند

فرزندان جہانگیر بن حضرت صاحبقران

میرزا جہانگیر کے دو بیٹے تھے۔ بڑا میرزا محمد سلطان جو ولی عہد تھا۔ اس نے اپنے باپ کی زندگی میں ہی وفات پائی۔ دوسرا میرزا پیر محمد جو

ممالک بلخ، طخارستان، قندہار، کابل، غزنین اور ہندوستان وغیرہ کا بادشاہ ہے۔

تتمّہ واقعات خراسانات

جب امیر سید خواجہ نے خواجہ سلطان علی سبزواری کو شکست دی تو اسی دوران میں خبر ملی کہ میرزا میرانشاہ خراسان کی طرف متوجّہ ہے۔ خاقان سعید نے امیر حسن صوفی ترخان، امیر جہانملک اور امیر فیروزشاہ کو پانچہزار سوار کے ساتھ مقابلہ کیلئے بھیجا۔ اور تاکید کی کہ اگر اس کا ارادہ جنگ کا ہو تو مدافعت کریں ورنہ اس سے کسی قسم کا تعارض نہ کریں۔ اور خدمات شائستہ بجالائیں۔ نیز ایک مکتوب بھی اسے بھیجا۔

امرائے مذکور سبزوار میں امیر سید خواجہ کے لشکر سے جا ملے اور پھر باتفاق عازم کالپوش ہوئے۔ میرانشاہ اور خواجہ سلطان علی وہیں تھے۔ جب امیر سیّد خواجہ نے خاقان سعید کا پیغام دیا تو میرانشاہ نے یکجہتی کا اظہار کیا۔ امیر سید خواجہ نے کہا کہ سلطان علی کو اس کی سرکشی و بغاوت کی سزا ملنی چاہیئے لہٰذا اسے ہمارے سپرد کر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا امیر سیّد خواجہ نے اس کو گرفتار کر کے ہرات میں بھیج دیا۔ جب ابابکر سلطانیہ کی قید سے آزاد ہوا اور اسے سلطان علی کے حالات سے آگہی ہوئی تو فرمایا کہ وہ ہماری پناہ میں تھا لہٰذا اسے دشمن کے سپرد کرنا مروّت

سے دور تھا۔ غرض خراسان دوبارہ خاقان سعید کے قبضۂ اقتدار میں آگیا۔

واقعات عراق وآذربائیجان

جب میرزا عمر، میرزا ابابکر کو قلعہ سلطانیہ میں قید کر کے امور سلطنت کے انتظام میں محو ہوا تو اسی دوران میں ولایت مراغہ میں ایک درویش بابا بیگی نامی ظاہر ہوا۔ میرزا نے اس کو قتل کرا دیا۔ اس واقعہ کے تین روز بعد اطلاع ملی کہ میرزا ابابکر نے قلعہ میں ایک گروہ کو اپنے ساتھ ملا کر اور چند امرا کو قتل کر کے قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور خراسان کی طرف متوجہ ہے۔ میرزا ابابکر یلغار کر کے دو روز میں سلطانیہ پہنچا۔ اور امیر عبدالرزاق کو تعاقب میں بھیجا۔ حدود قزوین میں مقابلہ ہوا۔ ابابکر ہرات کی طرف چلا گیا اور عبدالرزاق واپس آگیا۔

میرزا عمر سلطانیہ میں چند معتمدین کو چھوڑ کر خود سراو کی طرف چلا۔ امیر بسطام، امیر شیخ ابراہیم سے جا ملا اور دونوں نے دریائے کُر سے گزر کر بمقام بروع ڈیرے ڈال دیے۔ میرزا عمر نے امیر شیخ ابراہیم کو پیغام بھیجا کہ امیر بسطام کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دے لیکن اس نے ٹال دیا۔ چنانچہ ایک ہفتہ تک دونوں لشکر آمنے سامنے پڑے جنگ کے منتظر رہے۔

اسی اثنا میں خبر ملی کہ میرزا ابابکر نے سلطانیہ کا قلعہ لے لیا اور

میرزا عمر کے امرا یہ خبر سن کر ابا بکر کے پاس چلے گئے۔

میرزا عمر نے شیخ ابراہیم کی مہم سے مراجعت کی۔ بعض بد اندیش امرا نے کہا کہ دولتمندوں سے قرض لینا چاہیے کیونکہ لشکر کو خرچ کی کی ضرورت ہے۔ میرزا نے بادل ناخواستہ اجازت دیدی۔ پس بیان، توچین اور شیخ خسرو شاہی اور تمام ظالم تبریز میں گئے۔ اور اکثر اکابر تبریز کو تباہ کر دیا۔

میرزا عمر کے اکثر امرا ابا بکر کے پاس چلے گئے اور باقی منتشر ہو گئے۔ ابا بکر نے باستثنائے معدودے چند ان سب کو قتل کر دیا۔ امیر بیان و شیخ خسرو شاہی نے میرزا عمر کے ویران ہونے کی خبر سنی تو وہ بھی تمام مال و اسباب سمیت سلطانیہ میں چلے گئے۔ میرزا ابا بکر نے ایک زرین تخت مرتب کر کے میرانشاہ کو بادشاہ بنایا اور چند روز عیش و عشرت میں بسر کیے۔

میرزا عمر مراغہ میں پہنچا۔ وہاں سے امیر خالق ترکمان وغیرہ کی مدد سے عازم تبریز ہوا اور علیکہ پسر خالق کو بطور ہراول روانہ کیا۔ اس نے لوٹ مار شروع کی۔ لہذا رعایا نے دروازے بند کر لیے۔ اور کہا کہ میرزا عمر بیشک ہمارا بادشاہ ہے لیکن ہم ترکمانوں کو شہر میں داخل نہیں ہونے دینگے۔ میرزا نے ترکمانوں کو جنگ کی اجازت دیدی سخت لڑائی ہوئی۔ اسی اثنا میں میرزا ابا بکر کے آنے کی اطلاع ملی لہذا میرزا عمر مراغہ کی طرف چلا گیا۔

میرزا ابابکر کی تخت نشینی

میرزا ابابکر نے ایک جشن عظیم برپا کیا اور اپنے والد کی جگہ سریر سلطنت پر جلوہ آرا ہوا۔ امیر بیان تبریز میں آیا لیکن اوباش لوگوں نے اسے بھی شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ امیر بیان نے ششنب میں نزول کیا۔ خبر ملی کہ امیر دولدای اور خواجہ بردی مدد کے لئے آرہے ہیں دوسرے دن اطلاع ملی کہ شیخ تبائی اور قاضی عمادالدین مقابلہ کے لئے آرہے ہیں۔ امیر بیان نے دولدای کا بھی انتظار نہ کیا اور چار سو سوار کے ساتھ دو ہزار پر حملہ کر دیا۔ اور شکست فاش دی۔ اسی اثنا میں خبر ملی کہ شیخ قصاب ان کی مدد کیلئے آرہا ہے۔ لہذا تعاقب چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہوا اور ایک ہی حملے میں ان کا بھی صفایا کر دیا۔ دوسرے روز امیر دولدای آپہنچا تبریزیوں نے سمجھا کہ میرزا ابابکر آرہا ہے لہذا استقبال کر کے اس کو شہر میں لائے۔ امیر دولدای نے شیخ قصاب اور دیگر سرداروں کو سزا دینی چاہی لیکن امیر بیان نے منع کر دیا۔ آخر بہلول برلاس کو شہر کا داروغہ مقرر کر کے مراغہ کی طرف چلے گئے۔

رسیدن میرزا ابا بکر بدار الملک تبریز

میرزا ابا بکر نے آخر جمادی الآخر میں دو لتخانہ تبریز میں نزول اجلال فرمایا۔ اہل لشکر شدت سرما کی وجہ سے تبریزیوں کے گھروں میں داخل ہو گئے جس سے رعایا میں بے چینی پھیل گئی۔ ناگاہ خبر ملی کہ میرزا پیر محمد میرزا رستم اور میرزا اسکندر، میرزا عمر کی معاونت پر متفق ہو گئے ہیں۔ میرزا ابا بکر لشکر لے کر لوٹ مار کرتا ہوا سلطانیہ کی راہ سے عازم اصفہان ہوا اور جرباذقان میں پہنچا میرزا عمر وغیرہ کے لشکر بھی مقابلے کے لئے میدان میں آ ڈٹے۔

اسی اثنا میں خبر ملی کہ امیر بسطام نے تبریز پر قبضہ کر لیا۔ میرزا ابا بکر نے مہم تبریز کو اہم سمجھ کر شہزادوں کے پاس ایلچی بھیجے۔ اور آذربائیجان کی طرف لوٹا۔ شہزادوں نے سوچا کہ پنجاہ ہزار سوار و پیادہ ہمارے ساتھ ہیں اور میرزا ابا بکر کے والدین اس سے ناراض اور اہل لشکر اس سے منحرف ہیں۔ پس موقع کو غنیمت سمجھ کر اس کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔ ابا بکر یہ خبر سن کر عازم اصفہان ہوا۔ اور امرا و اہل لشکر سے کہا کہ اس یورش میں میرے ساتھ متفق رہو اگر خدا نے موقع دیا تو جو کہو گے وہی کرونگا۔

رفتن میرزا عمر بطرف عراق فارس

میرزا عمر ہمدان میں آیا حاکم ہمدان نے کہا کہ ہم میں میرزا ابا بکر کے مقابلے کی تاب نہیں۔ لہذا میرزا عمر عازم اصفہاں ہوا میرزا رستم نے اس کا استقبال شان و شوکت سے کیا۔ میرزا ابا بکر نے کہا کہ جب تک تمام بھائی جمع نہ ہو جائیں ابا بکر کا مقابلہ ناممکن ہے۔ پس انہوں نے میرزا پیر محمد اور میرزا سکندر کو بلانے کے لئے ایلچی روانہ کئے۔ اور یلغار کر کے میرزا ابا بکر کے خیمہ پر حملہ آور ہوئے۔ اور خواتین، اطفال، لونڈیاں، گھوڑے، خچر، اونٹ سب پر قبضہ کر لیا۔ بعض امرا نے جو شترا بجوری میں منہمک تھے سخت مقابلہ کیا۔ لیکن ناکام رہے۔ اور تمام مال اصفہان میں پہنچ گیا۔

میرزا عمر عازم شیراز ہوا۔ میرزا پیر محمد نے شاندار استقبال کیا اور جشن عظیم ترتیب دیا۔ موسم بہار میں اصفہاں آئے۔ اور وہاں سے جرباذقان پہنچے۔ میرزا ابا بکر بھی لشکر لے کر آیا۔ گھمسان کا رن پڑا میرزا پیر محمد شکست کھا کر بھاگا۔ اس کے ساتھ ہی تمام لشکر کے قدم اکھڑ گئے۔ میرزا ابا بکر کے ہاتھ بہت سا مال غنیمت آیا۔

چند روز توقف کر کے میرزا ابا بکر عازم اصفہان ہوا اہل اصفہان قلعہ بند ہو گئے تین دن تک محاصرہ رہا۔ آخر میرزا نے نہایت شدت

کے ساتھ حملہ کیا - دو ہزار سے زیادہ آدمی لقمۂ اجل ہوئے باقی بھاگ نکلے اور قلعہ فتح ہو گیا - اور میرانشاہ کے نام کا خطبہ و سکّہ جاری کیا۔ میرزا عمر عازم خراسان ہوا -

قتل میرزا سلطان حسین

میرزا سلطان حسین نبیرہ حضرت صاحبقران اندخود کے گرد و نواح میں بلا وجہ لشکر پادشاہی سے فرار ہو کر میرزا خلیل سلطان کے پاس چلا گیا تھا - میرزا خلیل سلطان نے اسے امرا کے ایک گروہ کے ساتھ کنار جیحون کی طرف میرزا پیر محمد کے حالات کی خبر گیری کے لئے روانہ کیا -

ناگاہ میرزا سلطان حسین کے دماغ میں سلطنت کا خیال پیدا ہوا اس نے امرا کو بلایا اور ان میں سے بعض کو قتل اور باقی کو نظر بند کر دیا اور لشکر کثیر لے کر عازم سمرقند ہوا -

میرزا خلیل سلطان کو اطلاع ملی تو مقابلہ کے لئے آیا سلطان حسین کے لشکر نے موافقت نہ کی لہذا اسے مجبوراً فرار ہونا پڑا - میرزا خلیل مظفر و منصور سمرقند میں آیا -

میرزا سلطان حسین بھاگ کر امیر سلیمان شاہ سے جا ملا - میرزا پیر محمد نے امیر سلیمان شاہ کو پیغام بھیجا کہ سلطان حسین میرا دشمن ہے

اسے گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ امیر سلیمان شاہ نے بالکل پروانہ کی۔ لہذا امیر سلیمان نے غضبناک ہو کر شبخون مارا۔ وہ مقابلہ کی تاب نہ لا کر عازم ہراۃ ہوئے۔ خاقان سعید نے ان کو عواطف خسروانہ سے سرفراز فرمایا۔ ولایت سرخس کو امیر سلیمان شاہ کی جاگیر میں دے دیا۔ اور اسے امیر مضراب اور سید خواجہ کے پاس خراسان بھیج دیا۔

بعض امرا نے بادشاہ کو سلطان حسین کی بد طینتی کے واقعات سنا کر برانگیختہ کر دیا چنانچہ امیر نوشیرواں برلاس نے حسب الحکم اسے قتل کر دیا۔ امیر سلیمان شاہ نے طوس میں یہ خبر سنی تو رنجیدہ خاطر ہو کر بغاوت اختیار کر لی۔

امیر سلیمان شاہ کی بغاوت

امیر سلیمان شاہ نے پیغام بھیجا کہ اگر حضرت خاقان سعید میری ملازمت کے خواہاں ہیں تو امیر ملک شاہ کو اپنی بارگاہ سے نکال دیں اور نوشیرواں برلاس کو قتل کرا دیں۔ بادشاہ کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور لشکر لے کر عازم طوس و مشہد ہوئے۔ اور پیغام بھیجا۔ کہ تم نے ہمیشہ خدمات شائستہ انجام دی ہیں لہذا اب بھی بلا فکر و تامل کوئی اقدام کرنا مناسب نہیں۔ امیر سلیمان شاہ نے ایک نہ سنی اور کلات

میں قلعہ بند ہو کر بیٹھ گیا۔

بادشاہ نے ولایت جام میں میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک کو خیموں میں چھوڑا اور خود یلغار کر کے طوس اور مشہد مقدس کے صحرا میں پہنچا۔ تو وہ امرا بھی جو خراسان میں مقیم تھے حاضر ہوئے۔

اسی اثنا میں امیر چرکس بن نومان نے اطلاع دی کہ ترکمانوں کی جماعت (جسکو حضرت صاحبقران نے روم سے نکال کر ماوراءالنہر کے علاقے میں پہنچا دیا تھا) وہاں سے بھاگ کر اس سرحد کی طرف آ گئی ہے۔ بادشاہ نے چند امرا کو متعین کیا کہ یلغار کر کے ان کو روک دیں۔ اس کے بعد کلات کی طرف متوجہ ہوئے۔ امیر سلیمان شاہ بھاگ کر سمرقند چلا گیا۔

بادشاہ، سلطان ابو سعید بن ابوالخیرؒ کے مزار کی زیارت سے شرف اندوز ہوا۔ اور امیر سیّد خواجہ کو کلات کی جانب بھیجا کہ سرکشوں کی کماحقہ سرکوبی کرے۔ اور خود بادشاہ نے دارالسّلطنت ہرات کی طرف مراجعت کی۔

عزیمت میرزا الغ بیگ بجانب اندخود و شبرغان

حضرت خاقان سعید نے میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک کو اندخود

وشبرغان کی تسخیر کے لئے روانہ کیا ۔ انہوں نے پہنچتے ہی عیسیٰ اور خضر خواجہ کو گرفتار کر لیا ۔ نیز خضر خواجہ کو خاقان سعید کی بارگاہ میں بھیج دیا ۔ اور عیسیٰ کو مدینۃ الرّجال بلخ میں میرزا پیر محمد کے پاس ۔

محاربہ میرزا پیر محمد جہانگیر و میرزا خلیل سلطان

جب میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک اندخود وشبرغان میں پہنچے ۔ امیر شاہ ملک نے دریا پر پل بنایا ۔ میرزا خلیل سلطان نے دریا کے کنارے ڈیرے ڈالے ۔ اس کے آدمیوں نے دریا کو عبور کر کے ملازمین شاہ ملک کے ساتھ جنگ کی ۔ آخر صلح ہو گئی ۔ میرزا خلیل سلطان سمرقند کی طرف چلا گیا اور شاہ ملک بھی واپس لوٹ آیا ۔

میرزا پیر محمد نے شاہ ملک کو بلخ میں بلایا اور میرزا خلیل سلطان کی شکایت کی ۔ ارکین بارگاہ نے بھی تائید کی کہ میرزا پیر محمد حضرت صاحبقران کا ولیعہد ہے اور میرزا پیر محمد نے میرزا خلیل سلطان کے پاس پیغام بھیجا کہ حضرت صاحبقران نے کب وصیت کی تھی کہ میرے بعد تخت کا وارث میرزا خلیل ہے ۔ اس نے جواب دیا کہ جس قادر مطلق نے صاحبقران کو حکومت دی تھی اسی نے مجھے تخت سلطنت عطا فرمایا ۔

میرزا پیر محمد اس جواب سے غضبناک ہو گیا اور طرفین نے

جنگ کی تیاریاں شروع کیں - نسف کے گرد و نواح میں گھمسان کا معرکہ پڑا - آخر میرزا پیر محمد اور شاہ ملک شکست کھا کر بھاگ گئے -

حضرت خاقان سعید نے یہ خبر سن کر عنان توجہ اس طرف منعطف کی - اور میرزا خلیل سلطان کے پاس ایلچی بھیجا - اس نے جواب دیا کہ میں اپنے عہد پر بدستور قائم ہوں - لیکن میرزا پیر محمد کی زیادتی کے باعث مجبوراً جنگ کرنی پڑی - آخر بادشاہ نے عفو و درگذر سے کام کیا اور صلح ہو گئی -

مخالفت امیر سیّد خواجہ

جب امیر سیّد خواجہ امیر الامرائی کے ممتاز عہدے پر سرفراز ہوا - تو اس کے دماغ میں فرمانروائی کی ہوا سما گئی اس نے اکثر امرا کو سبز باغ دکھا کر اپنے ساتھ متفق کر لیا اور ولایت جام کی طرف متوجہ ہوا -

خاقان سعید کو اطلاع ملی تو آدھی رات کے وقت چند امرا کو ساتھ لے کر بطریق یلغاران کے تعاقب میں نکلے - اور علی الصباح صحرائے نوبرگ میں ان کو جا لیا - بادشاہ کو دیکھ کر سب نے گریہ و زاری شروع کی اور اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا - بادشاہ نے چشم پوشی سے

کام لیا۔ لیکن بعض امرا نے سید خواجہ کو پھر ورغلایا چنانچہ وہ پھر جام و طوس کی طرف چلے گئے۔ خاقان سعید نے انتقام کا مصمم ارادہ کر لیا۔

اسی اثناء میں امیر مضراب کا ایلچی آیا کہ میرزا خلیل سلطان پھر اپنے وعدے سے منحرف ہو گیا۔ خاقان سعید نے امیر مضراب کو واپس بلا لیا۔ اور امیر حسن صوفی ترخان اور امیر فرمان شیخ کو سید خواجہ کو سمجھانے کے لئے بھیجا۔

اسی دوران میں اطلاع ملی کہ مودود گر مسیری نے پھر سرحد غور میں فساد برپا کر دیا۔ بعض امرا کو اس طرف نامزد کیا اور خود بادشاہ نے ہرات سے طوس کی جانب رحلت کی۔ راستے میں میرزا سید خواجہ کا مکتوب ملا جو اس نے میرزا سکندر کو لکھا تھا۔ اس خط کا مضمون حسب ذیل تھا:۔

"خراساں برائے شما مستخلص می گردانم"۔

اس خط سے سید خواجہ کے راہ راست پر آنے کی رہی سہی امید بھی جاتی رہی۔

نہضت خاقان سعید بجانب طوس و مشہد مقدّس

غرّہ محرم الحرام ۸۰۹ھ کو خاقان سعید میرزا شاہرخ بہادر نے نہایت تزک احتشام کے ساتھ ولایت جام کی طرف کوچ کیا اور شیخ الاسلام احمد جام قدّس سرہٗ کے مزار مبارک کی زیارت سے شرف اندوز ہوا۔ نیز ایک بار پھر امیر سیّد خواجہ کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی اور باغار بافدی کو اس کے پاس بھیجا لیکن بےسود۔ سید خواجہ بھاگ کر کلات میں قلعہ بند ہو گیا۔

خاقان سعید وہاں سے قطب سپہر ولایت امام علی بن موسیٰ رضا کے مزار کی زیارت کے لیے عازم مشہد مقدس ہوا۔ اسی اثنا میں خبر ملی کہ خواجہ علی نصر اللہ ترشیزی امیر سیّد خواجہ کا ہوا خواہ ہو گیا ہے لہٰذا امیر مضراب کو اس مہم پر نامزد فرمایا۔ امیر مضراب ان اطراف کو تسخیر کر کے حسب الحکم عازم ہرات ہوا۔

موسم گرما میں خاقان سعید نے مازندران کی طرف کوچ کیا۔ اور پیرک پادشاہ کے پاس ایلچی بھیجا کہ ہم نے سیّد خواجہ کو امیر الامرائی کے بلند مرتبہ پر فائز کیا۔ لیکن اس کے دماغ میں حکومت کا سودا سما گیا۔ اور انتہائی جدوجہد کے باوجود بھی وہ راہ راست پر نہ آیا۔ لہٰذا اسے اپنی مملکت میں داخل ہونے کی

اجازت نہ دیں۔ کیونکہ
ارباب عقل رانبود ہیں اختلاط با دوستان دشمن و با دشمنان دوست
ایلچی کو روانہ کر بادشاہ شکار میں محو ہو گیا اسی دوران میں
میرزا عمر کے آنے کی اطلاع ملی۔

رسیدن میرزا عمر بہادر بخدمت خاقان سعید

میرزا عمر بہادر کو جب اپنے والد اور بھائی سے امید مصالحت نہ رہی اور ممالک فارس میں کہیں جائے قیام نظر نہ آئی تو بارگاہ خاقان سعید کی طرف ملتفت ہوا۔ حضرت خاقان سعید نے لباس خاصہ، گھوڑے اور تاج و کمر بھیج کر حکم دیا کہ اس کے لئے تمام ضروری اسباب مہیا کئے جائیں۔ غرض میرزا سبزوار سے لشکر شاہی کی طرف روانہ ہوا۔ اور موضع خواجہ قنبر میں سعادت دستبوس حاصل کی۔ اور عواطف خسروانہ سے سرفراز ہوا۔

اسی اثنا میں منگلی تیمور، خواجہ علی کے ہمراہ جسے پیر پادشاہ نے استرآباد سے بھیجا تھا پہنچے۔ بادشاہ نے پیر پادشاہ کے فتور نیت سے آگاہ ہو کر استرآباد کا رخ کیا۔

محاربۂ مازندران و انہزام پیر پادشاہ و امیر سیّد خواجہ

موسم سرما کے آغاز میں خاقان سعید مرغزار مازندران میں آئے قلعہ شماسماں کے گرد و نواح میں نزول فرمایا۔ اور ایک لشکر کثیر استرآباد کی طرف روانہ کیا۔ پیر پادشاہ بھی ایک فوج جرّار لے مقابلہ کے لئے آیا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی پیر پادشاہ مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ گیا اور استرآباد، جرجان بلکہ تمام مازندران خاقان سعید کے قبضۂ اقتدار میں آگیا۔ اور بہت سامال غنیمت ہاتھ آیا۔

پیر پادشاہ خوارزم کی طرف چلا گیا اور سیّد خواجہ و عبدالصمد نے شیراز کا راستہ اختیار کیا۔ اطراف ممالک میں فتح نامے بھیجے گئے اور ممالک مفتوحہ میں خاقان سعید کے نام کا خطبہ و سکّہ جاری ہوا۔

تفویض ممالک مازندران بمیرزا عمر بہادر و ولایت خراسان بمیرزا الغ بیگ

خاقان سعید نے ممالک مازندران کو فتح کر میرزا عمر بہادر کو

تفویض فرمایا اور ولایت گرگان، دہستان، استرآباد، دامغان وغیرہ کی عنان حکومت اس کے ہاتھ میں دے کر نصائح پادشاہانہ وعواطف خسروانہ سے سرفراز فرمایا۔

اس کے بعد خاقان سعید نے ولایت خراسان میں نزول فرمایا اور ولایت طوس، خبوشان، کلات، باورد، نسا، سبزوار اور نیشاپور کی حکومت میرزا الغ بیگ گورگان کو مرحمت کی۔ اور خود دارالسلطنۃ کا رخ کیا۔

اسی زمانے میں خراسان میں سخت قحط پڑا جس کی نظیر اوراق تاریخ میں نہیں ملتی۔ چنانچہ ایک من (۲۵۰ مثقال وزن) گندم تین دینار کو فروخت ہوئی۔ خاقان سعید نے رعایا کو قحط کے صدمے سے محفوظ رکھنے کے لئے انتہائی کوشش کی۔

شہادت میرزا پیر محمد

میرزا پیر محمد بن جہانگیر بن سلطان صاحبقران امیر تیمور گورگان نے پیر علی تاز کو پستی کی حالت سے نکال کر بلند مرتبہ پر فائز کیا اور اسے امور سلطنت کے سیاہ و سفید کا مختار مطلق بنا کر خود عیش و عشرت میں مستغرق ہو گیا۔ پیر علی تاز کے دماغ میں سلطنت کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ اس نے بعض امرا کو اپنے ساتھ متفق کر کے ۱۴ ماہ رمضان المبارک

۸۰۹ھ کو اسے تہ تیغ کر دیا - خاقان سعید کو اس سانحۂ فاجعہ سے سخت صدمہ پہنچا - لیکن ؎

گرچہ ایں حال سخت واقعہ ایست   چنواں، حکم کردگارایں بود

اور امیر مضراب، امیر حسن صوفی ترخان، اور امیر نوشیروان بموجب فرمان میرزا سید احمد میرک کی رکاب میں جانب بلخ روانہ ہوئے -

اسی اثناء میں خبر ملی کہ اسپہبد غوری نے غوریوں اور سبنبانیوں کا ایک گروہ جمع کر کے ان اطراف میں فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے - خاقان سعید عازم اسفراز ہوئے اور امیر حسن جاندار و امیر جہانملک کو جانب غور روانہ کیا - اسپہبد غوری بھاگ گیا - امرائے شاہی نے ان اطراف کو مسخر کر کے مراجعت کی -

پیر علی تاز نے میرزا پیر محمد کو قتل کر کے سرکشی اختیار کی خاقان سعید غضبناک ہو کر سرکشوں کے استیصال کے لئے عازم بلخ ہوئے ناگاہ خبر ملی کہ میرزا عمر بہادر نے اطراف خراسان میں بغاوت اختیار کر لی -

مخالفت میرزا عمر بہادر

جب میرزا عمر بہادر بن میرانشاہ گورگان کو اطراف مازندران میں اقتدار کلی حاصل ہو گیا تو اس نے تسخیر خراسان کا ارادہ کیا - شیخ حسن

ملازم امیر شاہ ملک اس کی بارگاہ میں آیا اور کہا کہ لشکر خراسان امیر شاہ ملک کے ہاتھوں نہایت آزردہ خاطر ہے اگر آپ اس طرف توجہ کریں تو سب آپ کے ساتھ مل جائیں گے۔ میرزا عمر، خاقان سعید کی رعایات کو فراموش کر کے عازم خراسان ہوا۔ امیر شاہ ملک کو ولایت طوس میں اس کی خبر ملی تو اس نے فوراً ایک تیز رفتار قاصد خاقان سعید کی بارگاہ میں بھیجا۔

القصہ خاقان سعید نے دارالسلطنتہ ہرات سے کوچ کر کے مرغزار بادغیس میں نزول فرمایا۔ امیر مضراب کا ایلچی آیا اور عرض کی کہ پیر علی تاز نے ارلات کا ارادہ کیا اور امیر یادگار شاہ ارلات بھاگ کر امیر مضراب کے پاس آگیا ہے۔ خاقان سعید نے امیر مضراب کو لشکر سمیت دریائے مرغاب کے کنارے ٹھیرنے کا حکم بھیجا۔

اسی دوران میں مہد عالیہ خانزادہ سمرقند سے تشریف لائیں۔ بادشاہ نے فال نیک سمجھ کر جشن عظیم برپا کیا اور انہیں دارالسلطنتہ ہرات کی جانب بھیج دیا اور لشکر شاہی عازم ولایت جام ہوا۔

قریہ بردویہ کے قریب طرفین میں مقابلہ ہوا۔ میرزا عمر شکست کھا کر بھاگ گیا۔ بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ خاقان سعید شکرانہ الٰہی بجالائے۔

انہی ایام میں امیر ایدکو برلاس سخت بیمار ہوئے۔ اور چند روز میں وفات پائی۔

میرزا عمر کی گرفتاری

اسی دوران میں اطلاع ملی باغیوں کے ایک گروہ نے ملک صالح پسر ملک اسمٰعیل اور محمد سپہبد غوری کے ساتھ مل کر اطراف غور میں فتنہ و فساد پیدا کر رکھا ہے۔ خاقان سعید نے امیر شیخ لقمان برلاس اور امیر حسن جاندار کو ان کے قلع قمع کے لئے روانہ کیا۔

میرزا عمر جو صحرای بردویہ میں شکست کھا کر بھاگ گیا تھا۔ امیر مضراب کے ملازمین کی کوشش سے دریائے مرغاب کے کنارے گرفتار ہوا۔ اور مردوک کے مقام پر مجروح و پابزنجیر لشکر شاہی میں پہنچا۔ خاقان سعید نہایت حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے طبیبوں اور جراحوں کو اس کے معالجہ کے لئے مقرر کیا اور شاہانہ ڈولی میں بٹھا کر دارالسلطنتہ ہرات کی جانب روانہ کیا لیکن اس نے نقوزرباط کے مقام پر وفات پائی اور امام فخرالدین رازی کے مزار میں مدفون ہوا۔

بادغیس کے مقام پر ان امرا کی طرف سے جو مہم غور پر متعین تھے۔ اطلاع ملی کہ باغیوں کا گروہ بہت زبردست ہے ہم نے احتیاطاً ان سے کوئی تعارض نہیں تاکہ فرمان شاہی کے مطابق اقدام کیا جائے خاقان سعید نے چند سربرآوردہ امرا کو روانہ کیا۔ محمد سپہبد مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ گیا۔ ملک صالح گرفتار ہو کر دارالسلطنتہ ہراۃ میں

مصلوب ہوا۔

واقعات ممالک آذربائیجان

میرزا ابابکر گذشتہ سال (۸۰۸ھ میں) تبریز میں تھا۔ خبر ملی کہ میرزا عمر اور میرزا رستم اس کے خیمہ کو لوٹ کر اصفہان میں لے گئے۔ میرزا ابابکر نے محمد دواتی اور زین الدین قزوینی کو تبریز میں تبریز میں قلعہ کی تعمیر کے لئے چھوڑا اور خود عازم اصفہان ہوا۔

ناگاہ اطلاع ملی کہ امیر بسطام اور امیر شیخ ابراہیم تبریز کی طرف آرہے ہیں۔ دواتی میں ان میں سے کسی کے مقابلہ کی بھی تاب نہ تھی۔ لہذا امیر بسطام کے پاس ایلچی بھیج کر صلح کر لی۔ امیر بسطام تبریز میں داخل ہوا۔

بعض چغلخوروں نے امیر شیخ ابراہیم کو جو تبریز کے باہر ڈیرے ڈالے پڑا تھا ورغلایا۔ چنانچہ اس نے امیر بسطام کے بھائی منصور اور اس کے بیٹے محمد کو گرفتار کر لیا۔ امیر بسطام جنگ کے ارادے سے باہر نکلا لیکن لوگوں نے اس کو منع کر دیا۔ لہذا محمد دواتی اور شیخ قصاب وغیرہ کو ساتھ لیکر نشکین میں پہنچا۔

جب امیر بسطام کو خبر ملی کہ امیر شیخ ابراہیم عازم تبریز ہے۔ تو تبریزیوں کو اجازت دیدی اور خود اردبیل کی طرف چلا گیا۔ محمد دواتی

امیر شیخ ابراہیم کے کیمپ میں پہنچا اور ان کو گرفتار کر لیا - اور تبریز میں آیا - چند روز وہاں عیش و عشرت میں بسر کر ادجان کی طرف چلا گیا - اسی اثنا میں سلطان احمد کی آمد آمد کی خبر ملی لہذا اشتروانات کا رخ کیا - سلطان احمد نہایت کرّوفر کے ساتھ تبریز میں داخل ہوا شہر کو آراستہ کیا گیا - اور ہر طرف شادمانی کے آثار نمودار ہوئے -

اسی دوران میں اطلاع ملی کہ میرزا میرانشاہ اور میرزا ابا بکر اصفہان کی لڑائی میں فتحیاب ہو کر تبریز کی طرف آرہے ہیں - لہذا سلطان احمد امرا کے مشورہ سے عازم بغداد ہوا اور آذربایجان کی افواج منتشر ہو گئیں -

میرزا ابا بکر تبریز میں آیا لیکن طاعون کے باعث شہر میں داخل نہ ہوا بلکہ شنب غازان میں نزول فرمایا - وہاں سے نخجوان کی طرف آیا اور کردستان میں ملک عزّالدین کے پاس ایلچی بھیجا - ملک مذکور نے جادہ اطاعت سے انحراف کیا - دریائے ارس کے کنارے طرفین میں شدید جنگ ہوئی - میرزا ابا بکر شکست کھا کر بھاگا اور تبریز کو تاخت و تاراج کر دیا - شیخ قصاب نے رات کو صحرا میں آگ جلائی میرزا نے گمان کیا کہ ترکمان ہیں اسلئے وہاں سے بھاگا - شیخ نے تعاقب کیا - میرزا ابا بکر سلطانیہ میں قلعہ بند ہو گیا -

بغاوت بیان قوچین

میرزا ابا بکر کو رَے میں اطلاع ملی کہ بیان قوچین نے قلعہ شہر یار میں سرکشی اختیار کر لی ہے اور میرزا عمر کے پاس مازندران میں ایلچی بھیجا ہے کہ تیرا بھائی (یعنی ابا بکر) ترکمانوں کے ہاتھوں خراب وخستہ قزوین میں بیٹھا ہے - اور اس سے امداد کی استدعا کی ہے - اور میرزا عمر نے موقع کو غنیمت سمجھ کر لشکر فراہم کرنا شروع کیا -

میرزا ابا بکر نے ان حالات سے آگاہ ہو کر شیریں بیگ کو قزوین میں چھوڑا اور خود قلعہ شہر یار کا محاصرہ کر لیا - شدید جنگ کے بعد قلعہ فتح ہو گیا - ابا بکر نے قلعہ علی صدیق کے سپرد کیا اور امیر بیان اور اس کے آدمیوں کو تہ تیغ کر دیا -

جب ابا بکر قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا میرزا عمر نے مازندران سے رَی کی جانب ایک لشکر بھیجا - جنہوں نے مرزا ابا بکر کے کیمپ پر حملہ کر کے دو ہزار مغلوں کو استر آباد کی طرف بھگا دیا -

میرزا ابا بکر نے بعض امرا کو کردستان کی طرف بھیجا اور خود درگزین و ہمدان کی طرف رخ کیا -

اسی اثنا میں عمر کتوک نے میرزا ابا بکر کو اطلاع دی کہ امرا کا ایک گروہ اس بات پر متفق ہو گیا ہے - کہ میرزا ابا بکر کا کام تمام

کر کے میرزا میرانشاہ کو تقویت دیں اور سلطانیہ و قزوین کو تباہ کر کے خراسان کی طرف چلے جائیں۔ میرزا نے چند امرا کو گرفتار کر کے صدیق علی کے سپرد کیا۔ نوشیرواں برلاس اور خواجہ بردی کو بھی گرفتار کرنا چاہا لیکن وہ بھاگ گئے۔ میرزا نے ان امرا سے پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اسماعیل آنکہ نے اس امر پر برانگیختہ کیا تھا۔ آخر میرزا نے ان سب کو قتل کرا دیا۔ ان کے سر مختلف ممالک میں بھیج دئے اور اپنے والد کو نظر بند کر دیا۔

فرزندان میرزا عمر شیخ کی باہمی مخالفت

میرزا اسکندر کے دل میں امیر ایدکو کی وفات کی خبر سن کر مملکت کرمان کی طمع پیدا ہوئی لہذا شیراز کی طرف ایلچی بھیج کر میرزا پیر محمد کو بلایا۔ لیکن جواب کا انتظار کئے بغیر فسنجان پر حملہ کر دیا۔ اہل فسنجان نے صلح کر لی۔ اسکے بعد میرزا اسکندر نے کوبنان کا رخ کیا۔ اور اسکو بھی فتح کر کے قلعہ فسنجان و کوبنان دونوں کو اپنے معتمدین کے سپرد کیا۔ اور خود عازم یزد ہوا۔

صاحب سلطان پسر امیر ایدکو لشکر کثیر کے ساتھ کوبنان کی طرف آیا۔ میرزا اسکندر نے تمام مال غنیمت یزد کی جانب بھیج دیا اور خود کوبنان کی طرف مراجعت کی۔ لشکر کرمان واپس لوٹ گیا۔ اس لئے

میرزا سکندر پھر عازم یزد ہوا۔ بعد ازاں کرمانیوں نے فسنجان اور کوبنان کو میرزا سکندر کے گماشتوں سے چھین لیا۔

اسی سال میرزا عمر شیخ کے فرزندوں میں باہم مخالفت پیدا ہو گئی۔ میرزا پیر محمد نے میرزا سکندر کو نظر بند کر کے یزد میں اپنے کسی معتمد امیر کو مقرر کیا۔ اور وہاں کے تمام خزائن شیراز میں منتقل کر دئے۔ تمام ولایات کے داروغے میرزا پیر محمد کی بارگاہ میں حاضر ہوئے لیکن عمر قورچی داروغۂ نائین نہ آیا۔ میرزا پیر محمد عازم اصفہان ہوا۔ چونکہ میرزا رستم بیمار تھا کوئی مقابلہ کیلئے نہ نکلا۔ میرزا پیر محمد اصفہان کے نزدیک سے لوٹ کر شیراز میں آگیا۔ خانزادہ کے حج کا سامان فراہم کیا۔ میرزا سکندر کو مقید خراسان کی طرف بھیجا لیکن وہ راستے میں موقع پا بھاگا اور بیابان میں سے ہوتا ہوا نائین اصفہان پہنچا۔ میرزا رستم نے اس کی آمد کو فوز عظیم سمجھا اور نہایت احترام سے اصفہان میں لایا۔ میرزا پیر محمد ان کے باہمی اتحاد و اتفاق سے ہراسان ہوا۔ میرزا سکندر کے تمام ملازمین کو جو شیراز میں تھے نظر بند کر دیا۔ لہذا میرزا سکندر اور میرزا رستم متوجۂ شیراز ہوئے۔

میرزا پیر محمد نے تیمور خواجہ کو بطور ہراول درۂ تنگ فاروق کی طرف بھیجا۔ قریہ گہر میں طرفین کا سامنا ہوا۔ سکندر نے ایک ہی حملے میں ان کو منتشر کر دیا۔ سکندر تنگ فاروق سے گزر کر قصبۂ کنارہ میں آیا۔ گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ اس نے سوچا کہ اگر رات کو

بارش ہوگئی تو گزرنا دشوار ہو جائیگا - لہذا فوراً دریا کو عبور کر کے
دوسری طرف پہنچ گئے - میرزا پیر محمد عازم شیراز ہوا - دونو لشکر
یکے بعد دیگرے شہر میں پہنچے - میرزا رستم نے شہر کا محاصرہ کر لیا -
جب چالیس روز تک فتح میسّر نہ ہوئی تو اصفہانیوں نے ولایات و
گرمسیرات شیراز کو تاخت و تاراج کر کے بہت سامال غنیمت حاصل
کیا اور عازم اصفہان ہوئے -

توجّہ حضرت خاقان سعید بجانب بلخ

۹۰۸ھ کے آغاز میں خاقان سعید، پیر علی تاز کے استیصال
کے لئے عازم بلخ ہوئے - جب خطہ اندخود میں پہنچے تو پیر علی تاز بھی
لشکر لے کر پل خطب کے قریب آ پہنچا - لیکن مقابلہ کی تاب نہ لا کر
بھاگ گیا - خاقان سعید نے بعض امرا کو اس کے تعاقب میں بھیجا
اس کا بہت سامال و اسباب امرا کے ہاتھ آیا - اور بادشاہ نے
بلخ میں نزول اجلال فرمایا - اطلاع ملی کہ خلم کے ملازمین کا ایک
گروہ ختلان کی طرف متوجہ ہے - چنانچہ بادشاہ نے امیر حسن اور امیر
جاندار کو بھیج کر ان کو منتشر کر دیا
اسی اثنا میں خبر ملی کہ پیر علی تاز یکہ النگ میں بیٹھا ہے -
لہذا خاقان سعید نے امیر مضراب، امیر توکل برلاس وغیرہ کو اس

طرف نامزد کیا - اور حکم دیا کہ قلعہ ہندوان بلخ کو، جسے صاحبقران نے انتالیس سال پہلے تباہ کر دیا تھا۔ معمور کریں - نیز بلخ کی حکومت میرزا قیدو پسر میرزا پیر محمد کو مرحمت فرمائی - اور خود وہاں سے کوچ کر کے شبرغان میں نزول فرمایا - اور خطۂ اندخود کو امیر سید احمد ترخاں کی جاگیر میں دے دیا - اور کچھ عرصہ بعد دارالسلطنت ہرات کی طرف مراجعت کی -

عزیمت خاقان سعید بجانب مازندران بار دوم

اطلاع ملی کہ میرزا الغ بیگ نے اوباش لوگوں کو جمع کر کے استرآباد کا محاصرہ کر لیا ہے - اور وہاں کا کوتوال شمس الدین علی جمشید قارن معرض خطر میں ہے - خاقان سعید نے امیر مضراب کو سرحد سیستان کی طرف بھیجا - شاہزادہ ابوالفتح ابراہیم کو دارالسلطنۂ ہرات میں چھوڑا اور خود مازندران کی طرف متوجہ ہوئے - رائگاں کے مقام پر میرزا الغ بیگ نے حاضر ہو کر سعادت دستبوس حاصل کی - منزل خواجہ قنبر کے مقام پر امیر یادگار شاہ اور دیگر امرا، بادغیس، سرخس، مروو ماخان وغیرہ کے لشکروں کے ساتھ حاضر ہوئے - اور ابو مسلم نے مازندران کی طرف سے حاضر ہو کر عرض کی کہ پیر بادشاہ لشکر شاہی کی آمد کی خبر سن کر رستمداد کی طرف بھاگ گیا - اور مملکت مازندران دوبارہ حضرت پادشاہ

کے قبضہ اقتدار میں آگیا - چوبیں قوچین کو سمرقند کی جانب میرزا خلیل سلطان کے پاس بھیجا - قلعہ استرآباد کو مضبوط کر کے ابولیث کے سپرد کیا - سازندران کی حکومت دوبارہ میرزا الغ بیگ کو مرحمت فرمائی اور خود دارالسلطنت ہرات کی جانب مراجعت کی -

امیر جہانملک کی سرکشی

امیر جہانملک قبیلہ قوچین میں سے تھا اور حضرت خاقان سعید کے ایام طفولیت میں ملازم تھا - رفتہ رفتہ اپنی خدمات شائستہ کی بدولت ممتاز مرتبہ پر فائز ہوا - یہانتک کہ جب امیر سید خواجہ نے بغاوت کی تو اس کا منصب بھی جہانملک کو عنایت ہوا -

جب جہانملک کو پورا اقتدار حاصل ہو گیا تو اسکے دماغ میں حکومت کی ہوا سمائی - چنانچہ اس نے چند امرا کے ساتھ ساز باز کر کے خاقان سعید کو قتل کرنے کا ارادہ کیا -

خاقان سعید کو اطلاع ملی تو امیر مضراب کو ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا - سخت لڑائی ہوئی - امیر مضراب کے چہرے پر سخت زخم آئے - بالآخر امیر جہانملک اور دیگر امرا گرفتار ہو کر ہرات میں آئے اور حسب الحکم مقتول ہوئے -

پیر علی تاز کا قتل

میرزا قیدو نے بلخ سے پیغام بھیجا کہ پیر علی تاز پھر لشکر جمع کر کے خراسانیوں کی مدد سے بلخ کی طرف متوجہ ہے۔ خاقان سعید یلغار کر کے وہاں پہنچے۔ حوالیٔ بلخ میں طرفین کا سامنا ہوا۔ پیر علی تاز بھاگ گیا۔ سرداران ہزارہ پیر علی نے مشورہ کیا جب تک یہ زندہ ہے ہم فتنہ و فساد سے مصئون نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا اس کو گرفتار کر کے تہ تیغ کر دیا۔ اور خاقان سعید دارالسلطنت ہراۃ کی طرف متوجہ ہوئے۔

حکایت ممالک فارس و بلاد عراق عجم

میرزا پیر محمد سال گزشتہ کے انتقام کے ارادے سے عراق و اصفہان کی طرف چلا۔ میرزا رستم اپنی گزشتہ کامیابی و فتحمندی پر نہایت مغرور تھا۔ اسی دوران میں اکثر اہالی اصفہان طاعون کے باعث لقمۂ اجل ہوئے۔

میرزا رستم مقابلہ کے لئے نکلا۔ طرفین میں گھمسان کی لڑائی ہوئی آخر اصفہانی شکست کھا کر بھاگے۔ میرزا رستم کاشان میں آیا۔

امیر حسن جاندار اور چند دیگر امرا کو کاشان میں بھیجا - خود خراسان کی طرف متوجہ ہوا - میرزا اسکندر بھی عازم خراسان ہوا -

میرزا پیر محمد نے انتقام لے کر اہل اصفہان کو اپنے سایہ عاطفت میں پناہ دی - لشکر فارس چند روز شہرک و گندمان کے مرغزاروں میں پڑا رہا - امیر حسن جاندار اپنے فرزندوں کے ساتھ کاشان سے آیا میرزا پیر محمد نے اسے گرفتار کر لیا - اور شہر میں داخل ہوا - مالی اور خراجی تمام دفاتر کو ویران کر دیا اور اصفہان کی حکومت اپنے بیٹے میرزا عمر شیخ کو مرحمت فرمائی - چند امرا کو اس کے پاس چھوڑا - شیخ یساول کو کاشان کی حکومت عطا کی - اور خود شیراز کی طرف معاودت کی -

محاربہ امیر قرا یوسف و میرزا ابا بکر

میرزا ابا بکر قروق ارغون میں تھا ناگاہ خبر ملی کہ شکر اللہ جمال الدین اور بردی بیگ وغیرہ نے شیخ حاجی عراقی کو مار دیا۔ لہذا میرزا گوزل درہ میں آیا شکر اللہ نے اطاعت قبول کر لی اور وزارت کے منصب اعلیٰ پر سرفراز ہوا -

اسی اثنا میں اطلاع ملی کہ امیر قرا یوسف سلطانیہ کی طرف آ رہا ہے - میرزا نے درویش قوچی کو دو سو آدمیوں کے ساتھ

سلطانیہ میں چھوڑ کر کوہ دماوند کی جانب چلا گیا۔ امیر قرا یوسف سلطانیہ میں آیا اور خوب لوٹ مار کی۔ اسی دوران میں سلطان معتصم پسر سلطان زین العابدین حاضر ہو کر مورد الطاف ہوا اور قرا یوسف تبریز کی طرف چلا گیا۔

میرزا ابا بکر اس کے جانے کی خبر سن کر عازم سلطانیہ ہوا۔ جب اسے اطلاع ملی کہ امیر شکر اللہ نے قرا یوسف کی اطاعت قبول کر لی اور قزوین میں چلا گیا تو میرزا ابا بکر قزوین کی طرف روانہ ہوا۔ آخر شکر اللہ شکنجہ میں ہلاک ہوا۔

اس کے بعد میرزا ابا بکر نے اردبیل، مراغہ، کردستان، سمرقند وغیرہ کو فتح کر کے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور تسخیر آذربایجان کے ارادے سے تبریز کی طرف چلا۔ امیر قرا یوسف آگاہ ہو کر شنب غازان میں آیا۔ امیر بسطام بھی بیس ہزار فوج لے کر اس کے ساتھ آ ملا۔ اور منزل سرد رود میں طرفین کا مقابلہ ہوا۔ شدید جنگ کے بعد میرزا ابا بکر بھاگ کر سلطانیہ کی طرف آ گیا۔ ترکمانوں کو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔

ایک ترکمان میرزا امیر انشاہ کا سر لے کر امیر قرا یوسف کے پاس آیا۔ قرا یوسف نے اس کو غضب آلود ہو کر قتل کرا دیا اور بادشاہ کے سر کو نہایت عزت کے ساتھ سرخاب میں دفن کیا۔ کچھ عرصہ بعد شمس غوری اس کی ہڈیاں ماوراء النہر کی طرف لے گیا

قرا یوسف نے اس فتح پر شکرانہ الٰہی ادا کیا اور عراق عجم کی حکومت امیر بسطام کے سپرد کی۔

حکایت سلطان احمد بغداد

اس سال سلطان احمد نے خندق بغداد کو مستحکم کیا۔ نیز شہزادہ علاء الدولہ ولد سلطان سمرقند کی قید سے آزاد ہو کر بغداد کی طرف آیا۔ سلطان نے اس کا پرتپاک استقبال کیا۔ اور چند روز عیش و عشرت میں بسر کر کے شہزادہ کو حلّہ کی طرف بھیج دیا۔

احوال میرزا ابابکر

میرانشاہ کی وفات کے بعد میرزا ابابکر آذربایجان و عراق میں نہ ٹھہر سکا لہذا عازم کرمان ہوا۔ سلطان اویس نے اس کا شاندار استقبال کیا۔ لیکن میرزا ابابکر کی نیت بدل گئی اور اس نے سلطان اویس کو گرفتار کرنا چاہا۔ سلطان اس کے منصوبے سے آگاہ ہو گیا اور اسے گرفتار کرنا چاہا میرزا ابابکر موقع پا کر سیستان کی طرف بھاگ گیا اور وہاں شاہ قطب الدین کے ساتھ مل کر خاقان سعید کے خلاف بغاوت کی ٹھانی۔

عزیمت خاقان سعید بجانب سیستان

میرزا ابابکر اور شاہ قطب الدین کے منصوبے سے آگاہ ہوکر حضرت خاقان سعید عازم سیستاں ہوئے۔ چنانچہ لشکر شاہی فراہ کے قریب پہنچا۔ تو شاہ اسکندر والی فراہ قلعہ بند ہو بیٹھا۔ قلعہ فراہ اپنی مضبوطی و استواری کے باعث نہایت مشہور ہے۔

سیستان و زاولستان کے بہادروں کی ایک جماعت قلعہ کے باہر آکر مستعد جنگ ہوئی۔ امرائے شاہی نے ایسا جان توڑ کر حملہ کیا کہ وہ قلعہ میں گھس گئے۔ امرائے شاہی نے منجنیق سے قلعہ میں پتھر برسانے شروع کئے۔ امیر مضراب، امیر علی ترخان، امیر حسن صوفی ترخان وغیرہ نے قلعہ کی دیواروں میں متعدد نقبیں لگائیں اور اس مضبوط قلعہ کو خانۂ زنبور کی مانند بنا دیا۔ شدید جنگ کے بعد اہل قلعہ نے امیر شاہملک کی وساطت سے صلح کر لی۔ شاہ اسکندر اور دیگر سرداران قلعہ نے اطاعت قبول کر لی۔ اور مورد الطاف خسروانہ ہوئے۔

مہم فراہ سے فارغ ہوکر خاقان سعید نے پہلوان شمس دراز کو چند امرا کے ساتھ ایلچی بنا کر سیستان کی طرف روانہ کیا اور خود قلعہ اوک کا محاصرہ کر لیا۔ شاہ نصرت پسر شاہ محمد مقابلہ پہ آمادہ

لشکر شاہی نے پانی کی ناکہ بندی کر دی۔ آخر شاہ نصرت نے اطاعت قبول کر لی اور عنایات پادشاہی سے سرفراز ہوا۔

اس کے بعد خاقان سعید نے ولایت زرہ کی طرف رجوع کیا چونکہ شاہ قطب الدین نے اطاعت قبول نہیں کی تھی لہذا ان اطراف کو خوب پامال کیا۔ اور دارالسلطنۃ کی جانب لوٹ آئے۔

جب خاقان سعید نے یورش سیستان سے مراجعت کی تو پادشاہ خطائی نے صاحبقران کی تعزیت کے لئے ایلچی بھیجے۔ خاقان سعید نے انہیں گوناگوں نوازشوں سے سرفراز فرما کر رخصت کیا۔

عزم مملکت ماوراء النہر

میرزا خلیل سلطان نے سنا کہ خاقان سعید نے بادغیس میں لشکر جمع کئے ہیں تو فوج جرار ساتھ لے کر حوالی کش میں آیا۔ اطلاع ملی کہ امیر خدایداد حسینی دریائے بجند کے کنارے پہنچ گیا۔ لہذا مرزا خلیل نے امیر اللہ داد اور ارغونشاہ کو تین ہزار سوار دے کر اس طرف نامزد کیا۔ امرا نے میرزا خلیل سے مزید کمک مانگی۔ میرزا چار ہزار سوار لے کر یلغار کر کے قریۂ شیراز میں آیا۔ خدایداد رات کے وقت شیراز کی طرف رجوع ہوا۔ اور دوسرے دن نماز ظہر کے وقت مرزا خلیل کے سر پر جا پہنچا۔ لڑائی شروع ہوئی۔ میرزا خلیل گرفتار

ہوا اور تمام ولایت ماوراء النہر اس کے قبضے میں آ گیا۔

خاقان سعید کو اطلاع ملی تو عازم ماوراء النہر ہوا۔ امیر شیخ نورالدین منتظر تھا کہ جب لشکر شاہی عازم ماوراء النہر ہو تو وہ بھی لشکر کے ساتھ جا ملے۔ امیر خدا یداد کو خبر ملی تو وہ یلغار کر کے پہنچا اور شیخ کے لشکر کو تاخت و تاراج کر کے دار الملک سمرقند کی طرف لوٹ گیا۔

لشکر شاہی نے دریا کو عبور کیا۔ امیر خدا یداد، میرزا احمد میرک اور میرزا سیدی احمد کو تسخیر ولایت حصار کے لئے بھیجا تھا۔ اطلاع ملی کہ خدا یداد، میرزا خلیل کو نظر بند کر کے بھاگ گیا۔ اس کے بعد خاقان سعید نے دار السلطنۃ سمرقند میں نزول فرمایا۔

قضایائے فارس و عراق

میرزا پیر محمد ممالک فارس و عراق کو فتح کر کے بلاد خوزستان کی طرف متوجہ ہوا۔ امیر خاند سعید برلاس و شیخ زادہ توکل وغیرہ نے مخالفت کی۔ میرزا پیر محمد نے شیخ زادہ و توکل کے پاس ایلچی بھیجا۔ بالآخر انہوں نے اطاعت قبول کر لی اور بہت سے تحف و ہدایا لے کر حاضر ہوئے۔ اور میرزا نے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ شوستر میں نزول کیا۔ انہی ایام میں امیر خاند نے رحلت کی۔ اور میرزا پیر محمد

ان ولایات میں اپنے معتمدین کو مقرر کر کے عازم شیراز ہوا۔

احوال میرزا سکندر

جب میرزا پیر محمد نے اپنے بھائیوں کے ساتھ جنگ کر کے غلبہ حاصل کیا تو میرزا سکندر عازم خراسان ہوا اور کچھ عرصہ بعد وہاں سے بلخ و شبرغان کی طرف جا کر پھر لشکر جمع کرنا شروع کیا۔ میرزا قیدو جو بلخ میں تھا گھبرا کر مقابلہ کے لئے نکلا۔ میرزا سکندر مقابلہ کی تاب نہ لا کر حوالی اندخود میں بھاگ گیا۔ وہاں کے حاکم امیر سید احمد ترخان نے پرتپاک استقبال کیا۔ اور خاقان سعید کو تمام واقعات کی اطلاع دی۔ خاقان سعید نے حکم دیا کہ اس کی ہر طرح خاطرداری کی جائے نیز ایک سفارشی خط اس کے بھائی کے نام لکھا کہ میرزا سکندر کو بلا کر اس کے ساتھ شفقت و عنایت سے پیش آئے اور اطراف مملکت میں سے ایک علاقہ اسے دے دے۔

میرزا سکندر نے خط لے کر اپنے امرا سے مشورہ کیا اور عراق و فارس کی طرف متوجہ ہوا۔ میرزا پیر محمد کو اطلاع ملی تو اسے نہایت احترام کے ساتھ اپنے پاس بلایا اور اس کی دلدائی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

واقعات بغداد و خوزستان

سلطان احمد نے میرزا پیر محمد کی ولایت خوزستان سے مراجعت کے متعلق سنا تو پہلے ولایت حویزہ کی طرف متوجہ ہوا اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ پیر حاجی کوکلتاش یہ خبر سن کر شوستر کی جانب بھاگ گیا۔ اور امیر اس شوستر میں اس قدر خوفزدہ ہوا کہ قلعہ سلاسل کو چھوڑ کر رامہرمز کی طرف چلا گیا۔ سلطان خوزستان کو مسخر کرکے رامہرمز کی جانب متوجہ ہوا۔ امرای میرزا پیر محمد خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر منتشر ہوگئے اور قاضی قطب الدین قتل ہوا۔ سلطان نے قلعہ رامہرمز کو ملیا میٹ کردیا۔ اسی اثنا میں اطلاع ملی کہ اس کا بیٹا علاء الدولہ باغی ہوگیا۔ لہذا سلطان عازم بغداد ہوا۔

سلطان علاء الدولہ کی سرکشی

جس وقت سلطان احمد خوزستان میں تھا اس کا بیٹا علاء الدولہ متوہم ہو کر بغداد سے آذربائیجان چلا گیا۔ امیر قرا یوسف کو معلوم ہوا کہ شاہزادہ بادشاہ کی اجازت کے بغیر آیا ہے تو اس نے اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ اسے اس کی ولایت میں پہنچا دیں۔ حدود خوی کردان

میں اس کو گرفتار کر کے ملک عزالدین کے پاس لے گئے۔ ملک نے اس کو دو ماہ اپنے پاس رکھا۔ امیر قرا یوسف نے ملک کو لکھا۔ کہ شہزادہ بادشاہ کی اجازت کے بغیر آیا تھا اس لئے ہم نے اس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی۔ تجھے بھی ایسا ہی کرنا چاہئے ملک عزالدین کو اس کے مقابلہ کی تاب نہ تھی لہذا اس نے بھی شہزادہ کو اجازت دے دی۔

جب شہزادہ نواحی تبریز میں پہنچا تو لوگوں نے اسے گرفتار کر کے امیر قرا یوسف کو اطلاع دی۔ اور اس نے شہزادہ کو قلعہ عبدالجوز میں بھیج دیا۔

عزیمت حضرت خاقان سعید بطرف مغولستان

امیر خداداد نے سرکشی اختیار کی اور کہا کہ امیر شیخ نورالدین کو گرفتار کرلیں تو میں بارگاہ شاہی میں حاضر ہونگا۔ اس پر خاقان سعید نے غضب آلود ہوکر مغولستان کا رخ کیا۔ میرزا رستم، امیر سید علی ترخان اور امیر شاہ ملک کو بطور ہراول شاہرخیہ کی طرف اور میرزا امیرک احمد وغیرہ کو خجند کی طرف نامزد کیا۔ امرائی ہراول نے اطلاع دی کہ امیر خداداد عرض کرتا ہے کہ امیر شیخ نورالدین کو میرے پاس بھیج دیں تو میں وظیفہ بندگی بجالاؤنگا۔ چنانچہ خاقان سعید نے امیر موصوف

اس کے پاس بھیج دیا۔ لیکن اسی دوران میں شمع جہان نے خداداد کو قتل کر دیا اور اس کا سر امیر شاہ ملک کے پاس بھیج دیا۔

تفویض مملکت اوزجند میرزا امیرک احمد

جب ممالک ماوراء النہر خاقان سعید کے قبضۂ اقتدار میں آ گئے۔ تو آنحضرت نے ممالک اوزجند کو میرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ کی جاگیر میں دے دیا۔

آمدن میرزا خلیل سلطان پیش خاقان سعید

امیر شاہ ملک نے الآن کوہ کی طرف جا کر قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ میرزا خلیل سلطان اور عبدالخالق نے کہا کہ ہمیں راستہ دیدو کیونکہ ہم خاقان سعید کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہتے ہیں۔ لہٰذا امیر شاہ ملک محاصرہ ترک کر کے لشکر شاہی سے آملا۔

شیخ نورالدین میعاد مقررہ میں واپس نہ آیا اور بہانہ سازی شروع کی اور میرزا خلیل بھی اس سے آملا۔ آخر خاقان سعید نے میرزا کی استدعا کے مطابق امیر شاہ ملک اور امیر حسن وغیرہ کو اس کے پاس بھیجا۔ اور وہ ان کے ہمراہ بارگاہ میں حاضر ہو کر مورد الطاف شاہنشاہی ہوا۔

سلطان علی بن پیر بادشاہ کا قتل

خاقان سعید نے دوبارہ مازندران کی طرف فوج کشی کی تو پیر بادشاہ
نے ولایت رستمدار میں پناہ لی۔ جب لشکر شاہی نے معاودت کی تو پیر
بادشاہ کا بیٹا حوالی مہنہ میں لشکر شاہی سے آملا۔ اور مورد عنایت ہوا۔
لیکن تسخیر فراہ کے بعد بلا وجہ فرار ہو کر رستمدار کی طرف جہاں اس کا
باپ فوت ہوا تھا چلا گیا۔ امیر کیومرث رستمداری نے اس کی بہت
مدد کی اور وہ بعض امراء کو جمع کر کے عازم استرآباد ہوا۔ ابوالليث
مقابلہ کے لئے نکلا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ سلطان علی زخمی ہو کر ہلاک
ہوا اور اس کا سر ہرات میں بھیجا گیا۔

آمدن امیر سیّد علی از ساری

جب صاحبقران نے روم و شام سے مراجعت کی تو آمل و ساری
کی حکومت امیر سیّد علی کو عنایت فرمائی۔ جب خاقان سعید ماوراءالنہر
میں تھے تو امیر سید مرتضیٰ برادر امیر سید علی نے سرکشی اختیار کی امیر
سید علی نے خاقان سعید کے پاس پناہ لی۔ بادشاہ نے صاحب اعظم
خواجہ شمس الدین محمد مشرف سمنانی کو بھیج کر اسے سمجھایا۔ لیکن وہ

راہ راست پر نہ آیا لہذا شبخون مار کر اسے مملکت ساری سے باہر نکال دیا اور وہاں کی حکومت دوبارہ امیر سید علی کو عنایت ہوئی۔

شیخ زین الدین الخوافی

جب لشکر شاہی یورش سیستان سے لوٹ کر عازم ماوراء النہر ہوا تو حکام سیستان نے استدعا کی کہ ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی کو یہاں بھیج دیں۔ خاقان سعید نے ان کی التماس کو قبول فرمایا۔ اکابر سیستان نے شیخ کا پرتپاک استقبال کیا۔ اور تیغ و کفن باندھ کر بارگاہ خاقان سعید میں حاضر ہوئے۔ بادشاہ نے ان کی تمام خطاؤں سے درگزر کی۔ اور الطاف خسروانہ سے سرفراز کیا۔

شہر مرو کی آبادی

حضرت خاقان سعید نے ۱۵ ذیقعد ۸۱۲ھ کو بادغیس کی طرف کوچ کیا۔ اور شہر مرو جس کو ۱۹۴ سال قبل تولی خان پسر چنگیز خاں نے تباہ کر دیا تھا۔ اس کو از سرِ نو تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ شہر مذکور دوبارہ آباد ہو گیا اور خاقان سعید نے دار السلطنۃ ہرات کی طرف مراجعت کی۔

وقایع ممالک فارس و عراق و شہادت میرزا پیر محمد

میرزا اسکندر شیراز میں آیا - میرزا پیر محمد نے اس کی دلجوئی کی اور تسخیر ولایت کرمان کے لئے روانہ ہوا - خواجہ حسین شرتیدار جس کو پیر محمد نے مرتبہ امارت تک پہنچایا تھا اس بدذات نے ایک رات اپنے محسن و مربی کو شہید کر دیا -

میرزا اسکندر کو اطلاع ملی تو شیراز کی جانب روانہ ہوا اور امیر تیمور خواجہ کے گھر میں ٹھہر کر صورت واقعہ بیان کی - تمام امرا نے بالاتفاق میرزا کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا -

خواجہ حسین نے اپنے بھائی خواجہ علی کو متعین کیا کہ میرزا اسکندر کا کام تمام کر دے - امیر عبدالصمد اسی وقت یزد کی طرف چلا گیا - اور باقی امرا حسین کے مطیع ہو گئے - چنانچہ اس نے شیراز کا محاصرہ کر لیا طرفین میں شدید جنگ ہوئی آخر خواجہ حسین یورت کی طرف بھاگ گیا - تمام امرا میرزا اسکندر کی طرف مائل ہو گئے - آخر امیر صدیق نے خواجہ حسین کو گرفتار کر کے اور اس کا ایک کان کاٹ کر میرزا کے پاس بھیج دیا - اور شیخ سعدی کے مزار پر لا کر اور داڑھی مونچھیں صاف کر کے

اور بیل پر بٹھا کر سر پر تاج رکھا اور میرزا کے سامنے پیش کیا۔ آخر اس کو نہایت بیدردی کے ساتھ ہلاک کیا گیا۔ اور تمام امرا میرزا سکندر کے گرد جمع ہو گئے۔

کتب خانہ جامعۂ عثمانیہ

سلطان معتصم

جب زین العابدین کو سمرقند میں لے گئے تو اس کا بیٹا سلطان معتصم شام کی طرف روانہ ہوا۔ اور صاحبقران کی وفات کے بعد عراق اور آذربایجان کی طرف چلا گیا۔ میرزا عمر شیخ و امیر سعید برلاس وغیرہ مقابلہ کے لئے آئے لیکن جنگ کئے بغیر متوجہ یزد ہوئے۔

امیر فاضل نے میرزا سکندر کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ میرزا نے امیر صدیق و امیر کیومرث وغیرہ کو امرائے مذکور کی سرکوبی کے لئے یزد کی طرف بھیجا اور سلطان معتصم کی طرف متوجہ ہوا۔ حوالی آتشگاہ میں دونوں لشکروں کا سامنا ہوا۔ اور جنگ شروع ہوئی امرائے فارس سلطان معتصم سے جا ملے۔ آخر سلطان شکست کھا کر بھاگا۔ عراق و آذربایجان کے اکثر سردار گرفتار ہوئے۔ سلطان مقتول ہوا۔

قاضی نظام الدین احمد صاعدی نے سرکشی اختیار کی۔ میرزا سکندر نے بہت سمجھایا لیکن بے سود۔ اسی اثنا میں میرزا رستم خاقان سعید کی اجازت سے اصفہان کی طرف آیا۔ قاضی احمد نے دیگر سرداروں

۱۳۶۵۴

کے ساتھ استقبال کیا۔ میرزا اسکندر نے امیر عبدالصمد کو روانہ کیا۔ نیز امیر خان سعید برلاس کو جرباذقان کی طرف متعین کیا اور خود دارالملک تبریز کی طرف متوجہ ہوا۔

امرائے میرزا سکندر نے یزد کا محاصرہ کر رکھا تھا اہل یزد تنگ آگئے۔ امیر عبدالصمد کو قید سے آزاد کر کے میرزا کے پاس صلح کے لئے بھیجا۔ ابابکر نے طاہر کو اپنا قائم مقام بنایا اور خود قلعہ سے باہر آیا۔ طاہر نے موقع پاکر قلعہ کا دروازہ جو شہر کی طرف تھا بند کر دیا۔ اور بیرونی دروازہ کھول دیا۔ امرا لگام ریز قلعہ میں داخل ہوئے۔ قلعہ مسخر ہو گیا اور میرزا سکندر نے امیر یوسف کو یزد کی حکومت عطا کی۔

ممالک فارس اور عراق عجم کی تسخیر سے فارغ ہو کر میرزا اسکندر نے خاقان سعید کی بارگاہ میں پیغام بھیجا اور التماس کی کہ بھائیوں میں سے کسی کو عراق کی حکومت پر مقرر فرمائیں۔ خاقان سعید نے میرزا بالقیرا کو نامزد کیا اور میرزا سکندر کی بہت دلداری کی۔

فرستادن میرزا خلیل سلطان بجانب عراق

میرزا خلیل سلطان ماوراء النہر سے ہرات میں آیا۔ اور چند روز عیش و عشرت میں بسر کئے۔ خاقان سعید نے چند امرا کو عراق عجم و آذربائیجان کی طرف نامزد فرمایا اور سلطان خلیل بھی عازم عراق ہوا۔

احوال سلطان احمد

سلطان احمد ولایت خوزستان کو مسخّر کر کے عازم دارالسّلطنۃ بغداد ہوا۔ بعض امرا نے اسے تسخیر سلطانیہ کی ترغیب دی اور کہا کہ امیر بسطام اصفہان کی طرف گیا ہوا ہے اور اس کا خورد سال بیٹا پیچھے ہے۔ سلطان ہمدان میں پہنچا تو اطلاع ملی کہ امیر بسطام خستہ حال اصفہان سے لوٹا ہے۔ سلطان کی آمد کی خبر سن کر امیر بسطام نے اپنے بھائی معصوم کو وہاں چھوڑا اور خود اردبیل کی طرف چلا گیا۔ سلطان فتحمندانہ سلطانیہ میں داخل ہوا۔ اور معصوم کو خدمت میں طلب کیا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اسی دوران میں اویس کی بغاوت کی خبر ملی۔ لہذا سلطان فوراً حوالی بغداد میں پہنچا اور مفسدین کی جماعت کو منتشر کر کے اویس کو گرفتار کر لیا۔

احوال آذربایجان و امیر قرا یوسف

امیر قرا یوسف صحرائے موش میں تھا۔ ملک صالح حاکم ماردین نے امیر قرا عثمان کی آمد کی اطلاع دی اور کمک چاہی۔ لہذا امیر قرا یوسف اس طرف متوجہ ہوا۔ طرفین میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ امیر قرا یوسف

غالب آیا اور قلعہ باردین میں اپنا داروغہ مقرر کر کے تبریز میں آگیا۔
لوگوں نے شیخ حسن حاکم ارزنجان کی شکایت کی لہٰذا امیر قرا یوسف اس جانب متوجہ ہوا۔ ۵۴ روز تک محاصرہ جاری رکھا آخر شیخ حسن نے اطاعت قبول کر لی اور تحفے لیکر حاضر ہوا امیر یوسف نہایت مہربانی سے پیش آیا۔ اسی اثنا میں خبر ملی کہ سلطان احمد عازم تبریز ہے۔

نہضت بادشاہ بولایت ماوراء النہر

امیر شیخ نور الدین نے علم بغاوت بلند کیا اور سمرقند کی جانب آیا۔ امیر شاہ ملک مقابلے کے لئے نکلا۔ قزل رباط کے قریب طرفین کا سامنا ہوا اور امیر شاہ ملک شکست کھا کر بھاگ گیا۔
جب اس واقعہ کی اطلاع خاقان سعید کو ملی تو امیر مضراب امیر یادگار شاہ ارلات، امیر توکل برلاس وغیرہ کو ماوراء النہر کی طرف بھیجا۔ نیز امیر حسن صوفی ترخان کو چند دیگر امرا کے ساتھ قومس و مازندران کی طرف متعین کیا اور خود بھی عازم ماوراء النہر ہوئے۔
منزل مرو میں بزرگان سمرقند کی طرف سے ایک عرضی موصول ہوئی جس میں لکھا تھا کہ "بروز جمعہ امیر شیخ نور الدین درب آہنیں میں آیا۔ خواجہ عبد الاول نے جواب دیا کہ ہم طالب علم ہیں اور ہمیں حکومت سے کوئی سروکار نہیں۔ ہمارا حاکم میرزا شاہرخ ہے جب تک حاکم کی

اجازت نہ ہوگی ہم تجھے اختیار نہیں دے سکتے "۔

شیخ نورالدین نے امیر رستم طغائی بوقا کو تسخیر بخارا کیلئے بھیجا اور خود سمرقند کی طرف آیا تھا۔ جب وہاں اسے اختیار حاصل نہوا امیر شیخ حسن کو حصار کرکیں کے محاصرہ کے لئے بھیجا۔ اور میرزا محمد جہانگیر کو حیلہ و تدبیر سے اپنے ساتھ ملا لیا۔ اسی اثنا میں خبر ملی۔ کہ امیر شاہ ملک سمرقند میں آیا اور لشکر شاہی دریائے جیحون کے کنارے پہنچ گیا۔

شیخ نورالدین میرزا جہانگیر کو ساتھ لے کر سمرقند کی روانہ ہوا۔ لیکن ناکام رہا۔

جب امیر شیخ نورالدین کو لشکر شاہی کے عبور کی خبر ملی تو عازم کنار آب ہوا۔ امیر شاہ ملک مقابلہ کے لئے نکلا۔ اور دوبارہ شکست کھا کر لشکر شاہی میں چلا گیا۔ امیر شیخ نورالدّین حوالی قزل رباط میں لشکر شاہی کے ساتھ آمادۂ جنگ ہوا۔ شدید مقابلہ کے بعد شیخ نورالدین شکست کھا کر بھاگ گیا۔ خاقان سعید نے دارالسّلطنۃ سمرقند میں نزول اجلال فرمایا۔ اور والد بزرگوار یعنی صاحبقراں کے مزار مقدّس کی زیارت سے سعادت اندوز ہوئے۔ اور کچھ عرصہ بعد ہرات کی طرف معاودت کی۔

دارالسّلطنۃ ہراۃ

دارالسّلطنۃ ہراۃ ایک نہایت ہی دلکشا خطّہ ہے وہاں کی آب و ہوا بغایت معتدل و خوشگوار ہے۔ بلدان خراسان، جو اشرف ممالک ربع مسکون ہے۔ ہرات اس کے عین مرکز میں واقع ہے۔ کیونکہ ہر ولایت کا طول مبدا یعنی جزائر خالدات سے ۱۸۰ درجہ اور عرض خط استوا سے ۹۰ درجہ اور اس میں سے ۶۶ درجے تک آبادی ہے اور باقی طرفین گرمی و سردی کی شدّت و افراط کے باعث غیر آباد ہیں۔ طول ہراۃ ۹۴ درجہ اور عرض ۳۴ درجہ۔ پس ہراۃ مرکز عالم کے زیادہ قریب ہے۔

حضرت خاقان سعید نے سریر سلطنت پر جلوہ آرا ہو کر ہراۃ کے بازاروں کو از سر نو تعمیر کرایا۔ چنانچہ اس کی وضع مربع متساوی الاضلاع کی مانند ہے۔ مرکز میں دائرۂ خیر البقاع اور چاروں دروازوں سے چار بازار اس محل کی طرف جاتے ہیں۔

وضع مدرسہ و خانقاہ معارف پناہ

قلعہ کے قریب مدرسہ اور خانقاہ کی عظیم الشان عمارتیں تعمیر

ہوئیں اور ان میں کاریگروں نے اپنی صناعی کے خوب جوہر دکھائے۔ علوم و فنون مختلفہ کے متعلق بیش بہا کتابیں صندوقوں میں سجا کر وہاں رکھی گئیں۔ بادشاہ اسلام نے مایحتاج و اسباب معاش مثلاً وظائف درس مقرر کئے اور چار فضلاء یعنی مولانا جلال الدین یوسف اوبہی، مولانا جلال الدین یوسف حلاج، مولانا نظام الدین عبدالرحیم یاراحمد اور مولانا صدرالدین لطف اللہ خواجہ عزیز اللہ کو علوم دینی مثلاً فقہ و تفسیر کے درس کے لئے مقرر کیا۔ منصب شیخی خانقاہ شیخ الاسلام خواجہ علاءالدین علی چشتی کو تفویض ہوا۔ اور آج کل منصب شیخی عبدالرزاق ابن اسحاق کے (یعنی مصنف مطلع سعدین کے) سپرد ہے۔ اور تمام ممالک میں یہیں سے فتوے صادر ہوتے ہیں۔

بناء باغ سفید و بنیاد کوشک

حضرت خاقان سعید کے حکم سے ہرات کے شمال مشرق میں اس مقام پر جو باغ سفید کے نام سے موسوم تھا عظیم الشان عمارت تعمیر ہوئی۔ قصر رفیع کے کنگرے آسمان سے باتیں کرتے تھے دیواریں نقش و نگار سے آراستہ اور فرش سنگ یشم کے تھے۔

گلاب است گوی بجویش روان

ہمی شاد گردد بہ بویش روان

واقعات عراق عجم

ممالک فارس کو فتح کر کے میرزا سکندر کا حوصلہ بڑھ گیا اور وہ عراق عجم کی طرف متوجہ ہوا۔ امیر عبدالصمد اور امیر صدیق کو اصفہان کی جانب روانہ کیا۔ چنانچہ وہ قلعہ ورزنہ میں پہنچے میرزا رستم نے اطلاع پاکر قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ میرزا سکندر نے امیر تولک اور امیر یوسف جلیل کو مدد کے لیے بھیجا۔ اور خود بھی اسطرف روانہ ہوا۔ آخر گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ میرزا رستم اصفہاں میں چلا گیا اور میرزا سکندر نے فتحیاب ہوکر موضع آتشگاہ میں نزول کیا۔

اس سے قبل میرزا خلیل سلطان بموجب فرمان خاقان سعید دس ہزار سوار کے ساتھ عراق و آذربایجان کی طرف آیا۔ میرزا رستم نے اس سے مدد مانگی۔ میرزا خلیل سلطان نے دونوں بھائیوں میں صلح کرانے کی کوشش کی۔ ہر چند میرزا سکندر کو پیام صلح بھیجا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ میرزا سکندر اصفہان کے ایک طرف ڈیرے ڈالے پڑا تھا۔ میرزا خلیل دوسری طرف سے شہر میں داخل ہوا اور لڑائی شروع ہوئی۔ خوراک کی کمی کے باعث اصفہانیوں کی طاقت طاق ہوگئی۔ میرزا رستم مجبوراً اصفہان کو چھوڑ کر امیر قرا یوسف کے پاس چلا گیا۔ میرزا خلیل سلطان اصفہان میں تھا۔ اسی دوران میں میرزا سکندر کے لشکر سے ایک گروہ

بلا اجازت واپس لوٹ گیا لہذا میرزا محاصرہ چھوڑ کر عازم شیراز ہوا۔ اسی دوران میں اصفہان میں سخت قحط پڑا۔ لہذا میرزا خلیل سلطان رَی کی جانب چلا گیا۔

سلطان احمد کا قتل

سلطان احمد بغداد سے عازم آذربائیجان ہوا اور نواحی ہمدان میں کردوں کو فتح کیا۔ شاہ محمد بن امیر قرا یوسف اوجان میں تھا اطلاع پاکر خوی کی طرف متوجہ ہوا۔ سلطان نے دولتخانۂ تبریز میں نزول فرمایا اور شاہ محمد کے تعاقب میں آدمی بھیجے جنہوں نے اس کو بھگا دیا امیر قرا یوسف اس وقت زنجان میں تھا یہ خبر سن کر متوجہ تبریز ہوا قریہ اسد کے مقام طرفین کا سامنا ہوا۔ سلطان کو شکست فاش ہوئی اور خود سلطان گرفتار ہو کر امیر قرا یوسف کے حکم سے قتل ہوا۔ اور دو تین دن کے بعد عمارت دمشقیہ میں اپنی ماں اور بھائی کے پہلو میں مدفون ہوا۔

واقعات خراسان

جب میرزا سکندر نے ممالک فارس و عراق کو فتح کر لیا تو اسے

خیال پیدا ہوا کہ مبادا میرزا عمر شیخ و میرزا سلطان علی بن میرزا رستم اپنے ملک موروثی کے دعویدار ہوں اور کوئی فتنہ و فساد پیدا ہو جائے لہٰذا اس کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ میرزایان مذکور اس کے ارادے سے آگاہ ہو کر بادغیس کے مقام پر بارگاہ خاقان سعید میں حاضر ہوئے۔

اسی دوران میں خضر خاں نے ہندوستان سے اپنا ایلچی بھیج کر اظہار اطاعت کیا اور بہت سے تحف و ہدایا بھیجے۔ خاقان سعید نے ایلچی کو عواطف خسروانہ سے سرفراز فرمایا۔

امیر شیخ نورالدین کی دوبارہ سرکشی

امیر شیخ نورالدین شکست کھا کر بھاگ گیا لیکن ابھی تک اس کے سر میں سودائے حکومت باقی تھا۔ خاقان سعید نے نوئین اعظم امیر شاہ ملک کو اس مہم پر مامور کیا۔ امیر موصوف عازم سمرقند ہوا۔ اور امیر موسیٰ کا دامیر حمزہ ترخان کو بطور ہراول بھیجا۔ امیر شیخ نورالدین اطلاع پا کر بھاگ گیا۔ امیر شاہ ملک نے امیر عبدالخالق کو اس کی گرفتاری کا پیغام بھیجا۔ امیر شیخ نورالدین بیجنیر ولایت میں داخل ہوا۔ امیر عبدالخالق نے اچانک حملہ کر کے اس کے لشکر کو منتشر کر دیا اور شیخ نورالدین تیس سواروں کے ساتھ مغول کی طرف چلا گیا۔

امیر عبدالخالق اس کے چند روز بعد بیمار ہوکر راہی ملک عدم ہوا۔ اور امیر شاہ ملک نے اس کی جگہ تیمور ملک پسر دولدای کو ان اطراف کی تسخیر پر متعین کیا۔

امیر شیخ نورالدین، محمد خاں پسر خضر خواجہ بادشاہ مغولستان کے پاس چلا گیا۔ خان نے اپنے بھائی کو پندرہ ہزار فوج دے کر ماوراء النہر کی طرف متوجہ کیا۔ امیر شاہ ملک کو اطلاع ہوئی۔ تو میرزا الغ بیگ کو سمرقند میں ٹھہرایا اور خود مخالفین کی سرکوبی کیلئے روانہ ہوا۔ مغلوں نے قلعہ سیرام کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ شاہ ملک کی آمد کی خبر سن کر اس طرف متوجہ ہوئے۔ شاہ ملک نے شایستم کو دو ہزار سوار دے کر ولایت یٹگی کی طرف بھیجا۔ شایستم یلغار کر کے پہنچا اور اچانک حملہ کر کے مخالفین کا قلع قمع کر دیا بہت سا مال غنیمت اور چھ ہزار گھوڑے امیر شاہ ملک کو بھیجے۔ مغول یہ خبر سنکر منتشر ہو گئے۔

توجہ خاقان سعید بجانب ماوراء النہر

امیر شیخ نورالدین نے اپنے ارادوں میں ناکام ہوکر حیلہ سازی شروع کی اور مغولستان میں پیغام بھیجا کہ امیر شاہ ملک تمہارا ہمدرد اور دوست نہیں اگر اب بھی اس کا تدارک نہ کیا تو زیادہ نقصان اٹھاؤ گے

لہذا محمد خاں لشکر کثیر کے ساتھ عازم ماوراءالنہر ہوا۔ خاقان سعید کو اطلاع ملی تو اطراف ممالک سے لشکر جمع کر اس کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے۔ جب لشکر شاہی آب مرغاب کے کنارے پہنچا تو میرزا الغ بیگ کے قاصد نے اطلاع دی کہ مغول واپس لوٹ گئے۔

صورت واقعہ یہ ہے کہ محمد خاں موضع علان باشی میں امیر شیخ نورالدین سے جا ملا۔ اور اپنے ارکین بارگاہ سے مشورہ کیا۔ جہاندیدہ لوگوں نے کہا کہ امیر شیخ نورالدین کے ساتھ موافقت اور لشکر شاہی سے عداوت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ پس اس نے شاہ ملک کے پاس ایلچی بھیج کر صلح کر لی۔

اسی اثنا میں خبر ملی کہ میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک کے درمیان کدورت واقع ہو گئی ہے۔ خاقان سعید نے امیر سید علی کو تحقیق حالات کے لئے بھیجا۔ معلوم ہوا کہ امیر شاہ ملک کی رعایا اس کی طرف سے بالکل آسودہ و مطمئن ہے محض دونوں میں جزوی امور پر اختلاف ہو گیا تھا۔

امیر شیخ نورالدین کا قتل

جب امیر شاہ ملک نے مغولستان کا ارادہ کیا۔ تو امیر شیخ نورالدین نے چنگیز خان اعلان کے پاس قاصد بھیجا کہ ہمارے درمیان صلح

کرادے - چنگیز اغلان نے شاہملک کے پاس ایلچی بھیجا - اس نے جواب دیا کہ اگر صلح کا ارادہ ہے تو اپنے بھائی شیخ حسن کوشنکم اور اسکے بیٹے محمود شاہ کے ساتھ ہمارے پاس بھیج دے -

امیر شیخ نورالدین نے چنگیز کی طرف سے مایوس و نومید ہوکر چند دیگر امراکو صلح کے لیئے امیر شاہملک کے پاس بھیجا - اس نے جواب دیا کہ اگر شیخ اپنے گناہ کا اعتراف کرلے تو ہمارے درمیان صلح ہوجائیگی - اور خود صوران کی طرف روانہ ہوا -

جب کسی طرح بھی صلح ہوتی نظر نہ آئی تو امیر شاہملک نے سرفداق کو اس کے پاس بھیجا اور سرفداق نے موقع پاکر امیر شیخ نورالدین کو تہ تیغ کردیا - امیر شاہ ملک نے اس کا سر بادشاہ کے پاس بھیج دیا اور قلعہ صوران کا محاصرہ کرلیا - لیکن خاقان سعید نے اس کو بارگاہ میں بلالیا -

ماوراءالنہر کی مہمات سرانجام ہوگئیں تو خاقان سعید نے ہرات کی جانب معاودت کی - اسی اثنا میں میرزا خلیل سلطان اور اس کی والدہ خانزادہ نے وفات پائی -

واقعات ممالک فارس و عراق

میرزا سکندر ممالک فارس سے لشکر لے کر عازم ولایت کرمان

ہوا اور گرمسیر علاقوں میں ہر طرف لشکر روانہ کیے۔ جن لوگوں کو اس نے سیرجان کے محاصرہ پر چھوڑا تھا وہ عیش و عشرت میں مشغول ہو گئے اہل قلعہ نے ناگاہ ان پر شبخون مارا اور وہ بھاگ کر لشکر سے جا ملے۔ میرزا سکندر نے ان کو سخت سزائیں دیں۔ تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ میرزا سکندر نے امیر عبدالصمد کو خبیص کی جانب بھیجا تھا ادھر سے سلطان حسین مقابلہ کے لیے آیا۔ طرفین میں سخت لڑائی ہوئی۔ آخر عبدالصمد فتحیاب ہوا۔

میرزا سکندر نے کرمان کے باہر نزول فرمایا۔ اہل کرمان نے سید اعظم شمس الدین کو بھیجا اور مال و خراج دینا منظور کر لیا۔ میرزا نے ان سے صلح کر لی اور عازم شیراز ہوا۔

میرزا رستم تبریز سے اصفہان کی طرف آیا۔ تو خواجہ صاعدی نے اس کا مقابلہ کیا میرزا رستم نے اس کو دھوکے سے قتل کرا دیا۔ لہذا اہل اصفہان اس کی طرف سے کبیدہ خاطر تھے۔ میرزا سکندر کے آنے کی خبر ملی تو میرزا رستم مقابلے کی تاب نہ لا کر خراسان کی طرف چلا گیا۔

احوال امیر قرا یوسف

جب امیر قرا یوسف، سلطان احمد کی جانب سے مطمئن ہو گیا اور

دارالملک تبریز اس کے قبضہ میں آگیا - تو اس نے چاہا کہ اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے خانیت کا لقب اختیار کرے - بنابریں ایک زرّیں تخت بنایا اور جشن عظیم ترتیب دیا - اور اکابر و اعیان آذربایجان کو بلا کر اپنے بڑے بیٹے پیر بوداق کو تاج و کمر سے سرفراز کیا اور بادشاہ بنا کر تخت زرّیں پر بٹھایا - خود نوکر کی طرح اس کی خدمت میں کھڑا ہوا - اعیان مملکت کو خلعت شاہانہ عطا کیں

عزیمت زیارت مشہد مقدس

خاقان سعید ۹ ماہ ذی قعدہ ۸۱۵ھ کو مشہد مقدس کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے لہذا مودود گرمسیری جو مدت مدید سے ملازم بارگاہ تھا موقع پا کر عازم گرمسیر ہوا - منزل برسین میں بلوچوں کی ایک جماعت سے جن کا سردار علی تیمور تھا دو چار ہو - مودود نے اکثر بلوچوں کو قتل اور مجروح کر دیا - علی تیمور بھاگ گیا - لیکن تیمور پسر علی تیمور نے تیر سے مودود کو ہلاک کر دیا -

خاقان سعید زیارت مشہد مقدس سے شرف اندوز ہو کر عازم دارالسلطنۃ ہرات ہوئے اسی زمانے میں بادشاہ خطای کا ایلچی بارگاہ فلک مرتبت میں حاضر ہو کر مورد الطاف خسروانہ ہوا -

شاہان بدخشان

شاہ بہاء الدین بدخشانی نے بارگاہ خاقان سعید میں ایلچی بھیجا کہ اپنے کسی معتمد کو روانہ فرمائیں تاکہ میں اموال و اسباب اور اپنے بیٹوں کو بارگاہ ہمایونی میں بھیج سکوں۔ بادشاہ نے امیر حمزہ قنقوتو کو بھیجا۔ لیکن شاہ بہاء الدین نے سرکشی اختیار کی۔ بادشاہ نے میرزا ابراہیم سلطان کو دیگر امراکے ساتھ اس مہم پر متعین کیا۔ شاہ بہاء الدین بھاگ کر پہاڑوں اور جنگلوں میں روپوش ہوگیا۔ امرائے شاہی شہر بدخشاں میں داخل ہوئے۔ اور وہاں کی حکومت شاہ محمود برادر شاہ بہاء الدین کو تفویض ہوئی۔

احوال ولایت خوارزم

صاحبقران کی وفات کے وقت امیر موسیٰ کا حاکم خوارزم تھا۔ امیر ایدکو نے تسخیر خوارزم کا ارادہ کیا۔ امیر موسیٰ کا ماوراء النہر کی طرف چلاگیا۔ اور امیر ایدکو نے امیر انکا کو خوارزم کا حاکم مقرر کیا۔

شادی خان کی وفات کے بعد فولا خاں بادشاہ ہوا تو بھی امیر ایدکو بدستور صاحب اختیار رہا۔ اس نے امیر انکا کو بلاکر اس کی جگہ

بغلجہ کو حاکم خوارزم مقرر کیا۔ فولاد خان کی وفات کے بعد تیمور خان بادشاہ ہوا تو امیر اید کو بھاگ کر خوارزم میں آگیا۔ تیمور خاں نے اجق بہادر اور غازان کو تعاقب میں بھیجا۔ بغلجہ قتل ہوا۔ اور امیر اید کو چھ ماہ تک محصور رہا۔ اسی اثنا میں خبر ملی کہ تیمور خاں، جلال الدین سلطان سے شکست کھا کر آرہا ہے۔ آخر غازان نے تیمور خان کو قتل کر دیا اور امیر اید کو نے بھی جلال الدین کے ساتھ صلح کی۔

قولای بہادر نے نہایت غرور کے ساتھ خوارزم کا رخ کیا۔ امیر اید کو بھی مقابلہ کے لئے نکلا۔ اور اپنے لشکر کے دو حصے کئے۔ ایک میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ قولجای کے لشکر نے ان کا تعاقب کیا۔ امیر اید کو نے دوسری فوج لے کر حملہ کر دیا اور اسے شکست فاش دی۔ قولجای میدان جنگ میں کام آیا۔

۸۱۵ھ میں خاقان سعید نے امیر علیکا اور امیر الیاس خواجہ کو لشکر دے کر خوارزم کی طرف بھیجا۔ امیر موسیٰ کا بھی پانچہزار لشکر لے کر ماوراء النہر کی طرف سے آیا اور خوارزم کے نزدیک لشکر شاہی سے مل گیا۔ اس وقت مبارک شاہ پسر امیر اید کو حاکم تھا۔ خوارزمیوں نے سخت جنگ کی۔ اور رات کو مشہور کر دیا کہ امیر اید کو اور جنگیز اغلان پہنچ گئے ہیں۔ اور مسرت کے شادیانے بجائے۔ امرائے شاہی ہراساں ہو کر واپس لوٹ آئے۔ خوارزمیوں نے ان کا تعاقب کیا اور بہت سامال و اسباب ان کے ہاتھ آیا۔

خاقان سعید یہ خبر سن کر سخت متغیر ہوئے اور امیر سید علی ترخان وامیر شاہملک کو اس مہم پر نامزد کیا۔ جب امرا خوارزم کے نزدیک پہنچے تو معلوم ہوا کہ پسر امیر ایدکو کے ظلم کی وجہ سے لوگ اس سے متنفر ہیں۔ پسر ایدکو اپنے باپ کے پاس بھاگ گیا اور امرائے شاہی خوارزم میں داخل ہوئے۔ خوارزم کی حکومت پادشاہ نے امیر شاہملک کو مرحمت فرمائی۔

احوال فارس و عراق

جب میرزا سکندر ممالک فارس و عراق کا بادشاہ علی الاطلاق بن گیا تو اس نے خواجہ محمد قمی کے پاس ایلچی بھیجے اور تسخیر قم کا ارادہ کیا خواجہ نے بالکل پروا نہ کی۔ میرزا سکندر نے قم کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن اس کی کوئی پیش نہ گئی۔ اس اثنا میں نصر اللہ صحرائی حاکم ساوہ نے خواجہ کو مدد بھیج دی۔ میرزا سکندر نے محاصرہ چھوڑ کر اصفہان کا رخ کیا۔ مظفر فراہانی نے جو خواجہ محمد کا معتمد تھا۔ میرزا سکندر کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر قم کی حکومت مجھے عنایت ہو تو میں شہر سپرد کر دوں۔ میرزا نے وعدہ کر لیا۔ اس نمک حرام نے مکر و حیلہ سے تمام اہل قلعہ کو منتشر کر دیا اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا میرزا سکندر لشکر لے کر قلعہ میں داخل ہوا۔ امیر محمود اور خواجہ محمد گرفتار

ہوکر قتل ہوئے۔ قم کی حکومت عبداللہ پروانچی کو ملی اور ضبط مال حسب المعاہدہ مظفر کے سپرد ہوا۔ میرزا سکندر نے اس سال اصفہان کو تخت گاہ بنایا۔

احوال مملکت آذربائجان

امیر قرا یوسف جشن سے فارغ ہوکر آمد و جرموک کی طرف متوجہ ہوا اہالی جرموک نے پناہ مانگی۔ امیر قرا یوسف نے ایک ہزار گھوڑے مانگے۔ انہوں نے انکار کیا۔ لہذا امیر یوسف نے حملہ کرکے قلعہ فتح کرلیا۔ اور وہاں سے شہر ارغن میں آیا امیر قرا عثمان نے سخت مقابلہ کیا لیکن شکست کھاکر قلعہ بند ہوگیا۔ امیر یوسف شہر کو لوٹ کر صحرائے موش کی طرف متوجہ ہوا۔

امیر یوسف نے قراباغ میں آکر ابراہیم کے پاس پیام صلح بھیجا۔ بعض امرائے امیر شیخ ابراہیم کو ورغلایا۔ آخر طرفین میں شدید جنگ ہوئی۔ ابراہیم اور شیخ بہلول گرفتار ہوئے۔ آخرکار امیر یوسف نے ان کو رہا کردیا اور خود اوجان کی طرف معاودت کی۔

عزم یورش آذربایجان

جب خاقان سعید کو امیر قرا یوسف کے غلبہ کی خبر ملی تو تسخیر عراق و آذربایجان کا ارادہ کیا اور اطراف ممالک میں فرامین جاری کئے۔ میرزا سکندر کے پاس بھی ایلچی بھیجا اس کی بہت دلداری کی اور حکم دیا۔ کہ حدود رَے میں لشکر شاہی سے آکر مل جائے۔ اور خود خاقان سعید لشکر لے کر شکار کرتے ہوئے مرغزار ماژندراں میں پہنچے۔

میرزا سکندر کی سرکشی

ماژندران میں میرزا سکندر کی بغاوت و سرکشی کی اطلاع ملی۔ دراصل میرزا پیر محمد کی وفات کے بعد میرزا سکندر عراق و فارس کے تخت پر جلوہ آرا ہوا۔ اور خاقان سعید کے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا۔ لیکن جب اسے پورا اقتدار حاصل ہوگیا تو اس نے سرکشی اختیار کی اور سمجھا کہ بادشاہ تسخیر فارس و عراق کے ارادے سے آیا ہے۔ خاقان سعید نے اس کی خطاؤں سے درگزر کی اور پیغام بھیجا کہ اگر میرزا خود نہیں آسکتا تو کسی امیر کو لشکر دے کر بھیج دے۔ لیکن میرزا راہ راست پر نہ آیا۔

میرزا سکندر نے تمام گزرگاہیں بند کردیں اور اطراف ممالک میں ایلچی بھیج کران کو خاقان سعید کے خلاف ابھارا۔

کاتبی اسلام میرزا سکندر کا پیغام لے کر سیستان کی طرف جا رہا تھا۔ قضارا رباط اشتراں میں نوکر داروغۂ طبس نے اس کو پہچان لیا اور گرفتار کر کے خاقان سعید کی بارگاہ میں بھیج دیا۔ میرزا کا مکتوب دیکھ کر خاقان سعید کا گمان مبدل بہ یقین ہو گیا۔ لیکن بادشاہ نے پھر بھی اس کی خطاؤں سے چشم پوشی کی۔

احوال عراقین وآذربایجان

امیر قرا یوسف موسم سرما تبریز میں بسر کر کے موسم بہار کے آغاز میں اپنی ولایت میں آیا اور امیر شیخ ابراہیم کو آزاد کر دیا۔ نیز منصور برادرزادۂ بسطام جاگیر کو بھی آزاد کر کے اردبیل وخلخال اس کی جاگیر میں دے دئے۔ اور خود امیر قرا یوسف عراق عجم کی طرف روانہ ہوا۔

اسی اثنا میں محمد پسر منصور کی بغاوت کی خبر ملی۔ نیز نواحی ہمدان میں میرزا سکندر کے آنے کی خبر ملی۔ امیر یوسف اس کے مقابلہ کے لئے نکلا لیکن اس کے لشکر میں بیماری پھیل گئی اور اسے ناچار واپس لوٹنا پڑا۔

سید علی کیا کی سرکشی

جب و لشکر شاہی مازندران میں تھا بعض ارباب غرض نے سید علی کیا کو ورغلا کر بغاوت پر آمادہ کیا۔ اسی دوران میں خاقان سعید نے اسے طلب کیا لیکن اس نے چند عذر لنگ پیش کر کے انکار کر دیا۔ خاقان سعید نے امیر مضراب اور امیر الیاس خواجہ کو بھیج کر اسکی بہت دلداری کی۔ آخر امیر سید علی نے اطاعت قبول کر لی اور اپنے بیٹے کو لشکر دے کر بارگاہ فلک مرتبت میں روانہ کیا۔

واقعات ولایت ماوراء النہر

میرزا الغ بیگ نے ایلچی بھیج کر امیرک احمد کو طلب کیا اس نے متوہم ہو کر انکار کر دیا لہذا میرزا الغ بیگ عازم اندگان ہوا امیرک احمد قلعوں کو مضبوط کر کے پہاڑوں میں جا چھپا۔ میرزا نے قلعہ اخسی کا محاصرہ کر لیا۔ شدید جنگ کے بعد قلعہ مسخر ہو گیا۔ میرزا الغ بیگ، امیر موسیٰ کا وامیر محمد تابان کو اندگان کی حکومت پر متعین کر کے سمرقند کی طرف چلا گیا۔

امیرک احمد میرزا کی معاودت کی خبر سن کر مغولستان سے لشکر

لے کر عازم اندکان ہوا اور ناگاہ حملہ کر کے امیر موسیٰ کا اور امیر محمد تابا کو تہ تیغ کر دیا۔ امیر رستم اندگاں کی حفاظت کے لئے آیا۔ دونوں میں سخت جنگ ہوئی آخر مغول بہت سا مال غنیمت لے کر مغولستان کی طرف لوٹ گئے۔

عزیمت خاقان سعید بجانب عراق و فارس

خاقان سعید نے مرغزار مازندراں سے ملک رے کا ارادہ کیا جب لشکر شاہی خطہ دامغان میں پہنچا۔ تو امیر بسطام نے سلطانیہ سے ایلچی بھیج کر اظہار بندگی کیا۔ خاقان سعید نے ایلچی کو نوازشات گوناگوں سے سرفراز کیا اور پیغام بھیجا کہ قلعہ کو مستحکم کر کے اپنے بیٹے یا بھائی کو لشکر شاہی میں بھیج دے۔

جب لشکر ہمایوں حوالی رے میں پہنچا تو میرزا اسکندر کے ملازمین کا ایک گروہ اصفہان سے آیا اور اطلاع دی کہ میرزا نے اصفہان کے ایک لشکر کو ساوہ کے محاصرہ پر نامزد کیا ہے۔

خاقان سعید نے امیر حسن صوفی ترخان اور امیر سید علی ترخان وغیرہ کو اس طرف بھیجا۔

امرای میرزا اسکندر نے امرای شاہی کے آنے کی خبر سنی تو باہم مشورہ کیا اور کہا کہ ہم صاحبقران کے بندے ہیں۔ اگرچہ میرزا اسکندر

نبیرۂ صاحبقران ہے لیکن اس کے قول وفعل پر اعتماد نہیں اور میرزا شاہرخ فرزند صاحبقران ہیں۔ لہذا ان کو حکومت وولایت کا زیادہ استحقاق ہے۔ پس انہوں نے بالاتفاق خاقان سعید کی اطاعت قبول کر لی۔ اور لشکر شاہی قلعہ شہریار میں داخل ہوا۔ تمام امرا نے حاضر ہو کر سعادت زمیں بوس حاصل کی۔ اور لشکر شاہی نے ولایت ساوہ میں نزول کیا۔ حضرت خاقان سعید صحرائے ساوہ میں سیر وشکار میں مصروف ہوئے۔

رسیدن موکب ظفر نشان بحوالی اصفہان

جب لشکر شاہی اصفہان کے نزدیک پہنچا تو مرحلہ باغ رستم میں نزول کیا۔ بہت سے لوگ اصفہان سے بھاگ کر لشکر شاہی سے آملے اور شیخ علی قزاق بھی تین سو سوار کے ساتھ حاضر ہوا۔ مقام آتشگاہ میں حشمیوں کا ایک گروہ بارگاہ اعلیٰ میں پہنچا اور عرض کیا کہ ہمارے گھر بار اصفہان کے دروازے کے باہر ہیں۔ لشکر بھیج کر ان کو بلا سے نجات دلائیں۔ خاقان سعید نے امیر مضراب اور امیر الیاس خواجہ کو حشمیوں کی مدد کے لئے بھیجا۔ امرائے شاہی یلغار کر کے پہنچے۔ قراولان میرزا سکندر نے مقابلہ کیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ اصفہانی جنگجو ایک ہی حملہ میں بھاگ کر محلوں میں جا گھسے۔

میرزا سکندر کو اس شکست کی خبر ملی تو اس نے اپنے ارکان دولت کو خلوت میں بلا کر مشورہ کیا - اور تمام لشکر لے کر مقابلہ کے لئے نکلا - طرفین میں گھمسان کا رن پڑا - میرزا سکندر کو شکست ہوئی اور وہ جان بچا کر اصفہان میں آگیا - لشکر شاہی نے اصفہان کے باہر ڈیرے ڈال دئے - اور شہر کا محاصرہ کر لیا -

فتح دار الملک شیراز

جب لشکر شاہی کی خبر دار الملک شیراز میں پہنچی - تو شیخ محمد سارق داروغہ میرزا سکندر نے بعض امرا سے متفق ہو کر میرزا سکندر کے بیٹے، امیر عبد الصمد کے بیٹوں اور چند دیگر امرا کو گرفتار کر کے وہاں خاقان سعید کے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا -

اسی دوران میں میرزا سکندر کے معتمد سلطان شاہ چہرہ کو اس کے ملازمین نے قتل کر دیا اور خود لشکر شاہی سے آملے - غرض لشکر منصور کی قوت میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا تھا - پچاس روز تک اصفہان کا محاصرہ جاری رہا -

محاصرہ کے دوران میں خاقان سعید کو اطلاع ملی کہ میرزا سکندر اپنی حرکات سے پشیمان ہو کر پھر خاقان سعید کے نام کا خطبہ و سکہ جاری کرنا چاہتا ہے - لہٰذا خاقان سعید نے مولانا

غیاث الدین قاضی سمنان کو اس کے پاس پیغام صلح دے کر بھیجا۔ میرزا سکندر ان کے ساتھ نہایت تند خوئی سے پیش آیا اور ہجو مذمت و مذمت میں کوئی اٹھا نہ رکھی۔ پس خاقان سعید کو جنگ کے سوا اور کوئی چارۂ کار نظر نہ آیا۔

جنگ سلطانی و فتح اصفہان

محاصرہ سے تنگ آکر خاقان سعید اس مہم کو ختم کرنے پر آمادہ ہوئے اور شہر پر حملہ کر دیا۔ شدید جنگ ہوئی۔ ہر طرف خون کی ندیاں بہہ گئیں اور کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ میرزا سکندر قلعہ بند ہو گیا۔ امیر عبد الصمد بھاگ کر لشکر شاہی سے جا ملا جس سے میرزا کی رہی سہی امیدیں بھی خاک میں مل گئیں اور اس نے راہ فرار اختیار کی۔ لشکر شاہی منصور و مظفر شہر میں داخل ہوا۔ میرزا بھی گرفتار ہو کر بارگاہ میں حاضر ہوا۔ بادشاہ نے اس کی خطاؤں سے درگزر کر کے عواطف خسروانہ سے سرفراز فرمایا۔ اور اس کو میرزا رستم کے سپرد کر کے تاکید کی کہ اس کی دلداری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔

متفرق واقعات

میرزا رستم بن میرزا عمر شیخ نے ماوراء النہر، خراسان، مازندران وغیرہ میں خدمات شائستہ انجام دی تھیں لہذا خاقان سعید نے اس کو اصفہان کی حکومت پر مامور کیا - نیز ہمدان و لرستان کو میرزا بایقرا کی جاگیر میں دے دیا - میرزا ابراہیم سلطان کو مملکت فارس کی حکومت عطا کی - اور خود دار السلطنت ہرات کی جانب معاودت کی - میرزا بایسنغر نے (جسکو خاقان سعید نے ہرات میں اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا) نہایت شان و شوکت سے استقبال کیا - اسی دوران میں میرزا الغ بیگ گورگان نے ماوراء النہر سے آکر سعادت قدمبوسی حاصل کی -

مہمات ملکی کے انتظام سے فارغ ہو کر خاقان سعید نے فرزند سعادتمند شہزادہ کامگار میرزا بایسنغر کو ولایت طوس، مشہد مقدس، ابیورد، سملقان، جرمغان، خبوشان، نسا، تمام مازندران و استر آباد کی حکومت پر سرفراز فرمایا -

۸۱۹ھ کے آغاز میں خاقان سعید نے سرخس کی طرف عنان توجہ منعطف کی اور ان اطراف سلطان ابوسعید ابوالخیر اور دیگر بزرگوں کے مزارات کی زیارت سے سعادت اندوز ہوئے - شاہزادہ

کو اس کی جاگیر کی طرف روانہ کیا اور خود دار السلطنت ہرات کی جانب مراجعت فرمائی ۔

آمدن ایلچی امیر قرا یوسف

امیر قرا یوسف نے ایلچی بھیج کر استدعا کی کہ قلعہ سلطانیہ مجھے تفویض فرمائیں ۔ خاقان سعید نے جواب دیا کہ اگر امیر موصوف اپنے بیٹے کو بارگاہ ہمایوں میں بھیج دے تو ہم ان اطراف کی حکومت اور قلعہ سلطانیہ اس کے سپرد کر دینگے ۔

اسی دوران میں میرزا ایجل جس کو خاقان سعید نے مملکت رے کی حکومت پر مامور کیا تھا اس کی وفات کی خبر ملی ۔ خاقان سعید نے اس کی جگہ میرزا ایلنگیر کو مقرر کیا ۔ اور جب امیر قرا یوسف کے سلطانیہ کی طرف متوجہ ہونے کی خبر ملی تو آنحضرت نے امیر ابراہیم، امیر جہانشاہ اور امیر الیاس خواجہ کو لشکر دے کر حدود رے کی طرف روانہ کیا ۔

قتل میرزا اسعد قاصد پیش امیر قرا یوسف

میرزا سعد وقاص نے بعض اشخاص کی باتوں میں آکر امیر سلطان [illegible] جاگیر کو [illegible] خوف کے باعث سلطانیہ سے بھاگ کر

اس کے پاس پناہ گزیں ہوا تھا گرفتار کر لیا اور امیر قرا یوسف کے ساتھ مل کر بغاوت اختیار کی۔ اور امیر قرا یوسف اس کی آمد سے دلیر ہو کر عراق عجم کی طرف متوجہ ہوا۔ اور پسر امیر بسطام کو قم کی طرف بھیجا۔ جب وہ قم کے قریب پہنچا۔ تو میرزا میرانشاہ کی بیٹی اور میرزا سعد وقاص کی بیوی آغا بیگی جو ایک دانا اور عالی ہمت عورت تھی اس نے سوچا کہ سعد وقاص نے سخت غلطی کی ہے لہذا جب ترکمان قریب پہنچے تو اس نے اپنے ملازمین کی مدد سے ان سب کو گرفتار کر کے نظر بند کر دیا۔ پھر ان کو اپنے نوکر تیمرزاد کے ہمراہ بارگاہ اعلیٰ میں روانہ کیا۔ خاقان سعید نے اس کی ہمت مردانہ پر تحسین و آفرین کی۔

میرزا اسکندر کا قتل

جب میرزا سعد وقاص ترکمانوں کے ساتھ ملحق ہو گیا تو مملکت قم اور کاشان سے ہمدان تک تمام فتنہ و فساد پھیل گیا۔

فتح اصفہان کے زمانے میں میرزا سکندر اور میرزا رستم کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اور خاقان سعید نے میرزا سکندر کو اس کے چھوٹے بھائی میرزا بایقرا کے پاس بھیج دیا تھا۔ میرزا سکندر شب و روز فتنہ انگیزی کی فکر میں تھا۔ میرزا سعد وقاص کے جانے کو غنیمت سمجھ کر اس نے میرزا بایقرا کو بغاوت پر آمادہ کیا۔ پھر دونوں بالاتفاق

عازم شیراز ہوئے۔ میرزا رستم نے آگاہ ہو کر مقابلہ کے لئے لشکر بھیجا میرزا سکندر حرباد قاں کے مقام پر گرفتار ہو کر میرزا رستم کے پاس آیا۔ اور میرزا بایقرا گندمان میں چلا گیا۔

میرزا ابراہیم سلطان نے میرزا بایقرا کی بغاوت کی خبر سن کر ملازمین میرزا سکندر کو جو شیراز میں تھے گرفتار کر لیا۔ اور اپنے کسی معتمد کے ساتھ خراسان کی طرف بھیجا۔ لیکن وہ راستے میں معتمد کو قتل کر کے گندمان میں میرزا بایقرا کے پاس چلے گئے۔ اور میرزا بایقرا دوبارہ عازم شیراز ہوا۔ میرزا ابراہیم سلطان بھی لشکر آراستہ کر کے نکلا اور حوالی بیضا میں طرفین کا سامنا ہوا۔ میرزا ابراہیم شکست کھا کر بھاگ گیا اور میرزا بایقرا شیراز میں داخل ہوا۔ میرزا رستم کو اطلاع ملی تو اس نے میرزا سکندر کو جو خمیر مایۂ فساد تھا قتل کرا دیا۔

عزیمت خاقان سعید بجانب فارس

جب خاقان سعید کو میرزا بایقرا کی مخالفت کی خبر ملی۔ تو انہوں نے امیر جلال الدین فیروز شاہ کو لشکر دے کر میرزا ابراہیم سلطان کی مدد کے لئے یزد کی طرف بھیجا۔ امیر غیاث الدین شاہ ملک کو رَی کی جانب روانہ کیا اور خود بھی دار السلطنت ہرات سے کوچ کیا۔ شیخ الاسلام احمد جام کے مزار مبارک کی زیارت سے سعادت اندوز ہوئے اور امیر قرا

یوسف کے ایک جاسوس کو گرفتار کرکے اس سے ان اطراف کے حالات دریافت کئے۔ اور لشکر شاہی حدود بسطام میں پہنچا۔

خاقان سعید نے بعض امرا کو شیراز کی طرف روانہ کیا میرزا ابراہیم سلطان بھی حسب الحکم قصر زرد میں لشکر شاہی سے مل گیا۔ آخرکار میرزا بایقرا نے میرزا بایسنغر کی وساطت سے معافی مانگ لی اور تیغ و کفن باندھ کر بارگاہ ہمایوں میں حاضر ہوا۔ خاقان سعید نے اس کی خطا دل سے درگزر کی اور اسے قندھار و گرمسیر کی طرف میرزا قیدو کی مصاحبت میں بھیج دیا۔ اور خود شیراز میں نزول فرمایا۔

جب ممالک عراق عجم دوبارہ قبضۂ اقتدار میں آگئے تو خاقان سعید نے مملکت قم، کاشان، ری، رستمدار تا حدود گیلان امیر اعظم الیاس خواجہ کی جاگیر میں دے دیا۔ اس کے بعد شیخ مرشد ابواسحٰق کے مزار مقدس کی زیارت سے مشرف اندوز ہوئے۔ مملکت فارس کی حکومت میرزا ابراہیم سلطان کو دوبارہ عطا فرمائی۔

نہضت لشکر منصور بجانب مملکت کرمان

خاقان سعید نے مہم فارس کے دوران میں کرمان کی طرف سلطان اویس بن امیر ایدکو برلاس کے پاس ایلچی بھیجا۔ سلطان اویس ایلچی کے ساتھ نہایت بیرخی و بے التفاتی سے پیش آیا۔ نیز فتح اصفہان

کے وقت خاقان سعید نے اس کو بلایا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ لہذا ان وجوہات کی بنا پر خاقان سعید نے غضبناک ہو کر کرمان کا رخ کیا۔ اور اس کی والدہ اور ملازمین کو گرفتار کر لیا۔ خاقان سعید شاہ شجاع کرمانی کے مرقد کی زیارت کر کے قلعہ سیرجان کی سیر میں مصروف ہوئے۔ اسی اثنا میں شیخ الاسلام امیر سعید شمس الدین نبی نے کرمان سے آکر استدعا کی کہ کرمان کو خراب نہ کیا جائے۔ بادشاہ نے ان کی استدعا کو قبول فرمایا اور لشکر منصور ممالک خراسان کی طرف متوجہ ہوا۔

میرزا امیرک احمد و میرزا ایلنکیر کی سرکشی

میرزا امیرک احمد نے نواحی اندگان میں سرکشی اختیار کر کے میرزا الغ بیگ کے بعض امراکو تہ تیغ کر دیا تھا۔ خاقان سعید نے اس کی خطاؤں سے درگزر کر کے اسے بارگاہ اعلیٰ میں طلب فرمایا۔ میرزا امیرک احمد دارالسلطنت ہرات میں آکر شرف ملازمت سے مشرف ہوا۔ اور میرزا ایلنکیر کی مصاحبت میں صبح و شام شرب مدام میں مشغول ہوا۔ بعض بداندیش لوگوں نے ان کو دوبارہ بغاوت پر آمادہ کیا۔

اسی اثنا میں میرزا قیدو نے اطلاع دی کہ میرزا بائقرا نے بعض امراکو متفق کر کے میرزا قیدو کا قصد کیا۔ میرزا قیدو نے میرزا بائقرا

کے مکروفریب سے آگاہ ہوکر اسے گرفتار کر لیا۔

بعض امرائے خاقان سعید کو مفسدین کے قتل کی ترغیب دلائی تاکہ دوسروں کے لئے موجب عبرت ہو۔ لیکن خاقان سعید نے عفو و درگزر سے کام لیا۔ میرزا امیرک احمد کو خانۂ کعبہ کی طرف روانہ کیا۔ میرزا بالیقرا کو ممالک ہند میں بھیج دیا اور میرزا الیکبر کو بھی کشتی میں بٹھا کر کسی نامعلوم جگہ کو بھیج دیا۔ اور ان سب کو ممالک محروسہ سے باہر نکال دیا۔

شاہزادہ غیاث الدین میرزا بایسنغر بہادر کی تخت نشینی

۸۱۹ھ میں حضرت خاقان سعید نے شاہزادہ جوان بخت غیاث الدولہ والدین میرزا بایسنغر بہادر کو مسند شاہی پر متمکن فرمایا۔ اور تمام مہمات ملکی کی باگ ڈور اسی کے ہاتھ میں دے دی۔

آمدن امیر شمس الدین بمی قدس سرہ

جناب سیادت مآب امیر شمس الدین بمی کرمان سے دار السلطنت ہرات میں آئے عرض کیا کہ ہرچند سلطان اویس کو سمجھایا لیکن اس پر کوئی نصیحت کارگر نہ ہوئی - خاقان سعید نے خشم آلود ہو کر امیر ابراہیم برلاس، امیر یادگار شاہ ارلات، امیر حسن صوفی ترخان اور چند دیگر امرائے نامدار کو لشکر جرار دے کر کرمان کی طرف روانہ کیا - سلطان اویس مقابلہ کے لئے شہر سے باہر نکلا لیکن لشکر شاہی کے خوف سے پھر قلعہ بند ہو گیا - ستر روز تک محاصرہ رہا - اہل کرمان تنگ آ گئے - آخر کار سلطان اویس نے ایلچی بھیج کر جاں بخشی کی استدعا کی - خاقان سعید نے کہا کہ سلطان اویس نے بارہا عہد شکنی کی ہے اگر اب وہ صلح کا ملتجی ہے تو اپنے کسی معتمد کو بھیج دے ورنہ جب تک شہر مسخر نہ ہو گا شہر کا محاصرہ نہ چھوڑا جائے گا - امرائے کرمان نے موقع کو غنیمت سمجھ کر امیر شیخ حسن کو بارگاہ ہمایوں میں بھیجا - اور طرفین میں صلح ہو گئی - اور خاقان سعید نے سلطان اویس کو عنایات خسروانہ سے سرفراز فرمایا -

ملازمین میرزا قیدو کی بغاوت

خاقان سعید نے میرزا قیدو کو ممالک قندھار، افغانستان وغیرہ کی حکومت عطا کی اور امیر بہلول برلاس کو امیر الامرائی کے ممتاز عہدے پر فائز کر کے اس کے ہمراہ بھیجا۔ امیر بہلول نے حکومت کے نشے میں سرکشی اختیار کی اور چند امرا کو اپنے ساتھ متفق کر کے ارادہ کیا کہ میرزا قیدو کو قتل کر کے اس کی جگہ میرزا سنجر (اس کا بھائی) کو تخت پر بٹھائیں۔ میرزا قیدو نے ان کے ارادۂ فاسد سے آگاہ ہو کر خاقان سعید کو اطلاع دی۔ بادشاہ نے امیر نوشیرواں کو لشکر دے کر بھیجا۔ مخالفین مقابلہ کی تاب نہ لا کر منتشر ہو گئے اور میرزا قیدو منصور و مظفر اپنی جاگیر میں داخل ہوا۔ امیر بہلول خراسان کی طرف چلا گیا اور بعض امرا کی وساطت سے معافی مانگ لی۔ خاقان سعید نے اس کی خطاؤں سے درگزر کی۔

اسی اثنا میں ہندوستان کے پایۂ تخت دہلی سے خضر خاں کا ایلچی آیا۔ اور حسب الحکم ممالک ہندوستان میں خاقان سعید میرزا شاہرخ کے نام کا خطبہ و سکہ جاری ہوا۔

فرستادن میرزا سیورغتمش بطرف بدخشاں

شاہ بیگی شاہ نے بدخشاں سے آکر اپنے بھائیوں اور خویش و اقارب کی شکایت کی - واقعہ یوں ہے کہ شاہ بہاء الدین نے اداءِ مال کے لئے ایلچی طلب کیا اور پھر سرکشی اختیار کی - جب لشکر منصور اس طرف متوجہ ہوا تو وہ بھاگ کر پہاڑوں میں روپوش ہوگیا - امرائے شاہی نے بدخشاں کی حکومت اس کے بھائی شاہ محمود کے سپرد کی - آخر کار شاہ بہاء الدین بارگاہ ہمایوں میں حاضر ہوا - خاقان سعید نے اس کی خطاؤں سے چشم پوشی کی - اور بدخشاں کی حکومت میرزا سیورغتمش کو عطا فرمائی -

احوال امیر سیّد فخر الدین وزیر و مآل حال او

جب میرزا بایسنغر نے مسند حکومت کو مشرف کیا تو امیر سیّد فخر الدین صاحب دیوان ہوا - تمام امور سلطنت کے سفید و سیاہ کا مالک وہی تھا - طمع مال اسے دامنگیر ہوئی اور اس نے ہر جائز و ناجائز طریقہ سے اموال و اسباب جمع کرنے شروع کئے - خاقان سعید نے اس کے ساتھ خواجہ نظام الدین احمد کو بھی اس عہدے

میں شریک کیا۔ سید موصوف کو اس کی شرکت ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد سید اس عہدہ سے معزول کر دیا اور اس کی جگہ خواجہ غیاث الدین سالار سمنانی مقرر ہوا۔ لیکن تھوڑی سی مدت بعد پھر سید موصوف استقلال کے ساتھ صاحب دیوان مقرر ہوا اور اس نے اپنے تمام مخالفین کو تہ تیغ کر دیا اور لوگوں سے مال و اسباب چھیننا شروع کیا یہانتک کہ خزائن شاہی بھی اس کی دستبرد سے محفوظ نہ رہ سکے۔ تمام مخلوق اس کے ظلم و استبداد سے نالاں تھی۔ میرزا بایسنغر کو اس کی طمع کاری کی خبر ملی تو اسے گرفتار کر لیا۔ اور بعض امرا کو تحقیق و تفتیش کے لئے مقرر کیا۔ آخر کار والدہ شہزادہ کی سفارش سے رہائی ملی۔ وزارت کا سودا ابھی تک اس کے دماغ میں سمایا ہوا تھا۔ آخر اسی فکر میں وہ بیمار ہو کر راہی ملک بقا ہوا اور رعایا کو اس کے ظلم و ستم سے نجات ملی۔ کسی نے اس کی تاریخ وفات کہی ہے ؎

تاریخ فوت او بتامل از یں بدال

امین دلند اہل جہانی ز دست وے

آمدن میرزا الغ بیگ بخراسان

میرزا الغ بیگ ماوراء النہر سے عازم خراسان ہوا۔ مہد علیا

گوہر شاد آغا، میرزا بایسنغر، میرزا محمد جہانگیر اور دیگر شاہزادے چند فرسنگ استقبال کے لئے گئے۔ اور میرزا نہایت شان و شکوہ کے ساتھ بارگاہ خاقان سعید میں پہنچ کر سعادت قدمبوس سے بہرہ اندوز ہوا۔ اور چند روز عظیم الشان جشن برپا رہا۔ امرا کو خلعت ہائے شاہانہ اور عمدہ گھوڑے عطا ہوئے۔ اور کچھ عرصہ بعد میرزا سمرقند کی طرف چلا گیا۔

نہضت خاقان سعید بجانب قندھار

اطلاع ملی کہ پسر سیفل قندھاری اور ملک محمد کے درمیان جھگڑا ہو گیا ہے۔ خاقان سعید نے امیر حسن صوفی ترخان کو اس طرف روانہ کیا۔ جب امیر موصوف ان اطراف میں پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ پسر سلطان نواحی شاہ اویس نے غزنین کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ سلطان بایزید پسر سیفل گرمسیر میں داخل ہو گیا۔ اور افغان لٹیروں کے ایک گروہ نے نواحی قندھار میں فتنہ برپا کر رکھا ہے۔ امیر حسن صوفی ترخان نے خاقان سعید کو تمام حالات سے مطلع کیا۔ خاقان سعید نے موسم سرما انہی اطراف میں گزارنے کا ارادہ کیا اور چونکہ میرزا قیدو نے میرزا بایقرا کو ہندوستان کی جانب روانہ نہیں کیا تھا لہذا حکم دیا کہ اسے ہمارے پاس بھیج دے۔ اور لشکر منصور دار السلطنت ہرات

سے مالان میں پہنچا ۔ اسی دوران میں میرزا قیدو کے آدمی نے میرزا بالقیرا کے پہنچنے کی اطلاع دی ۔ خاقان سعید نے میرزا بالقیرا کو خضر خواجہ کے ہمراہ سمرقند میں بھیج دیا ۔ اور لشکر شاہی عازم ہزارہ ہوا ۔ قصبۂ اسفراز میں میرزا بایسنغر بھی لشکر سمیت آملا ۔ اور خاقان سعید نے دریائے ہیرمند کے کنارے نزول فرمایا ۔

دوسرے روز امیر حسن صوفی قندھار سے آیا اور امرائے نامدار بطریق یلغار سوار ہوئے ۔ بادشاہ نے میرزا قیدو کو بھی ایلچی بھیج کر مہم ہزارہ میں شمولیت کے لئے بلایا ۔ نیز خاقان سعید نے مولانا صدرالدین ابراہیم کو ہزارہ میں بھیجا تاکہ سرداران ہزارہ کو لے کر بارگاہ میں آئے ۔ اور لشکر منصور نے حدود قندھار میں ڈیرے ڈالے ۔ اور امرائے میرزا بایسنغر بطریق یلغار ہزارہ کی جانب روانہ ہوئے ۔ اسی دوران میں مولانا صدرالدین سرداران ہزارہ کو لے کر بارگاہ میں حاضر ہوئے ۔

آسیب کسری کہ بدست خاقان سعید رسید

ایک روز خاقان سعید گھوڑے سے گر پڑے دست مبارک کو شدید صدمہ پہنچا ۔ چونکہ لشکر میں کوئی "شکستہ بند حاذق" موجود نہ تھا کہ فوراً دارالسلطنت ہرات سے استاد میروی کماتگر کو بلایا گیا ۔

اور اس کے علاج سے چند روز میں شفائے کلی حاصل ہوئی۔

اسی اثنا میں بادشاہ کو منصب وزارت قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ خواجہ غیاث الدین پیر احمد الخوافی کو اس عہدے پر سرفراز فرمایا اور تمام مہمات ملکی کا حل و عقد اسی کے سپرد ہوا۔ خواجہ صاحب تیس سال تک اس بلند عہدے پر فائز اور دنیا کو عدل و انصاف سے مالا مال کرتے رہے۔

تسخیر ولایت بدخشاں

اسی دوران میں شاہان بدخشاں کی سرکشی کی خبر ملی خاقان سعید نے سید احمد الیپ قرا کو برسم سفارت ان کے پاس بھیجا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لہذا امیر ابراہیم جہانشاہ، امیر شیخ لقمان اور دیگر امرا کو شاہزادہ میرزا سیورغتمش کے ہمراہ بدخشاں کی طرف روانہ کیا۔ جب امرائے مذکور بلخ میں پہنچے تو شاہ بہاء الدین بدخشاں سے آئے۔ امرا نے انہیں سمجھایا۔ انہوں نے کہا کہ میرا وقت تو محض عبادت میں گزرتا ہے حکومت کا اختیار میرے بیٹے اور بھائی کو ہے۔ امرا نے اس کے بیٹے اور بھائی کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ امرا نے خاقان سعید کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ خاقان سعید نے حکم دیا کہ شاہ بہاء الدین کو ہرات کی طرف بھیج دیں۔

اور خود امرا عازم بدخشاں ہوں - میرزا الغ بیگ نے بھی پانچ ہزار سوار مدد کے لئے بھیجے -

جب لشکر شاہی موضع کشم میں پہنچا تو امیر شاہ بہاء الدین کی آنکھیں کھلیں اور اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا - لہٰذا اس نے شیخ الاسلام خواجہ تاج الدین حسن عطار کی وساطت سے اطاعت قبول کر لی -

میرزا قیدو کی بغاوت

میرزا قیدو ہمیشہ مورد عنایات خسروانہ رہا چنانچہ جب اس کے باپ میرزا پیر محمد کو پیر علی تاز نے شہید کیا تو خاقان سعید نے قاتلوں کو سخت سزائیں دے کر قتل کرایا - اور بلخ کی حکومت میرزا قیدو کو عنایت کی - اور کچھ مدت بعد ممالک گرمسیر و قندھار، بلاد سند تا حدود ہند اس کی جاگیر میں عطا فرمائی - یہاں تک کہ میرزا قیدو کو پورا اقتدار حاصل ہو گیا اور اس نے خضر خان والی ہندوستان کے پاس پیغام بھیجا کہ ممالک ہند میں شہر قنوج سے حدود ملتان تک اس کے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا جائے - اور جب امیر بہلول برلاس وغیرہ نے سرکشی اختیار کی اور اس کے قتل کا ارادہ کیا تو اس نے بھاگ کر خاقان سعید کو صورت حالات سے مطلع کیا - بادشاہ نے دس ہزار سوار

نامزد کئے کہ شاہزادہ کو اسکے پایۂ تخت تک پہنچا دیں اور میرزا قیدو اس کمک کی وجہ سے مخالفین پر غالب آیا۔ ان تمام عنایات خسروانہ کے باوجود جب لشکر شاہی قندھار میں تھا تو میرزا قیدو نے بغاوت اختیار کی۔ لیکن بادشاہ نے اس کی سرکوبی کے بجائے لطف و مدارا سے کام لیا۔ اور جب وہ بارگاہ ہمایوں میں پہنچا تو عواطف خسروانہ سے سرفراز کیا۔

شاہزادہ میرزا قیدو کچھ عرصہ دارالسلطنت ہرات میں احترام کے ساتھ رہا۔ آخر بعض بداندیشوں نے اسے بغاوت پر آمادہ کیا۔ اور وہ بلا وجہ رات کے وقت ہرات سے عازم قندھار ہوا۔ خاقان سعید کو خبر ملی تو میرزا بایسنغر کو ہرات کی طرف روانہ کیا اور امیر حسن صوفی ترخان اور چند دیگر امراکو شہزادہ کے تعاقب میں بھیجا۔ میرزا قیدو آدھی رات کے وقت قریۂ توران میں پہنچا۔ بوتہ داروغہ شہر اوبہ آرہا تھا۔ ملازمین میرزا قیدو نے چاہا کہ اس کے گھوڑے چھین لیں لیکن ناکام رہے بوتہ نے میرزا کے فرار سے آگاہ ہوکر خاقان سعید کو صورت حالات سے مطلع کیا۔ میرزا قیدو صبح کے وقت حوالی اوبہ میں پہنچا۔ لیکن مجال توقف نہ دیکھی اس لئے آگے روانہ ہوا خواجہ نظام الدین نے تعاقب کیا اور میرزا مقابلہ کرتا ہوا مزرعہ ناب تک پہنچا۔ اور ایک دیوار کے پیچھے گھات میں بیٹھ گیا۔ جب نظام الدین وہاں پہنچا تو میرزا نے اچانک حملہ کر کے ان کو

منتشر کر دیا۔ نظام الدین سخت مجروح ہوا۔ میرزا قیدو قریہ سپیرز کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں کے لوگ بھی آگاہ تھے ملک قطب الدین نے مقابلہ کیا اور بہلول جو میرزا قیدو کے لشکر کی پشت پناہ تھا قتل ہوا میرزا بایسنغر بھی چاشت کے وقت قریہ اوبہ میں پہنچ گیا اور مزرعۂ ناب کے زخمیوں کو دیکھا۔ بعض امرا کو بطور ہراول توالی قریہ سپیرز میں روانہ کیا۔ میرزا قیدو گرفتار ہوا۔ صدر جہاں جو بانی فتنہ و فساد تھا قتل ہوا۔ شاہزادہ نے میرزا قیدو کو مقید بارگاہ ہمایوں میں بھیجا۔ خاقان سعید نے سجدۂ شکر ادا کیا اور اسے اختیار الدین کے قلعے میں قید کر دیا۔ اور تمام ولایات کابل و غزنین و قندھار و افغانستان و سندھ جو میرزا قیدو کے قبضہ میں تھے۔ میرزا سیورغتمش کی جاگیر میں منتقل ہو گئے۔

زیارت مشہد مقدس

اوائل شعبان ۸۲۱ھ میں خاقان سعید مشہد مقدس کی زیارت سے مشرف اندوز ہوئے اور مستحق لوگوں کو صدقے اور نذریں تقسیم کیں۔ ایک طلائی قندیل مرقد کے گنبد میں لٹکائی۔ اس سے قبل مہد علیا گوہر شاد آغا نے روضہ مبارک کے قریب ایک مسجد کی بنیاد رکھی تھی اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ میرزا خاقان سعید نے مشہد

کے مشرق کی جانب چہار باغ اور ایک سرائے تعمیر کرائی اور کچھ عرصہ کے بعد دار السلطنت ہرات کی طرف معاودت کی۔

میرزا محمد جوکی بہادر کی شادی

جب محمد خان مغولستان کے تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا تو اس نے بارگاہ ہمایوں میں ایلچی بھیج کر اطاعت قبول کر لی۔ خاقان سعید نے امیر حسن کا کو اس کے پاس بھیجا کہ اپنی لڑکی مہر نگار آغا کی شادی میرزا محمد جوکی بہادر سے کر دے۔ محمد خاں نے بصد خوشی مہر نگار کو دار السلطنت ہرات میں بھیج دیا۔ مہد علیا گوہر شاد آغا نے باغ زاغان میں جشن شاہانہ ترتیب دیا اور نہایت دھوم دھام سے شادی کی رسوم منائی گئیں۔

یورش عراق و آذربائیجان

خاقان سعید نے امیر قرا یوسف کے پاس ایلچی بھیج کر اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ راہ راست پر نہ آیا۔ نیز میرزا میرانشاہ گورگان کی شہادت کے باعث خاقان سعید کے دل میں انتقام کا جذبہ موجزن تھا۔ لہذا اب موقع پا کر تسخیر عراق عرب و

مملکت آذربائیجان کے ارادے سے نہضت فرمائی - اطراف ممالک سے لشکر فراہم کئے اور نہایت تزک و احتشام کے ساتھ باغ زاغان سے کوچ کر کے النگ کول ماغان میں نزول فرمایا - یہاں امیر شاہملک خوارزم سے آکر لشکر شاہی سے مل گیا - امیر حسن صوفی ترخان بطور ہراول روانہ ہوا اور لشکر منصور جام میں پہنچا - خاقان سعید احمد جام کے مزار مقدس کی زیارت سے شرف اندوز ہوئے - اس کے بعد قصبۂ بحرآباد میں قدوۃ المشائخ شیخ سعدالدین الحموئی کے مزار کی زیارت کی - پھر مزار شیخ ابوالحسن خرقانی و مزار شیخ ابویزید کی زیارت سے مشرف ہوئے - اور لشکر منصور حدود رے میں پہنچا - ادھر سے امیر قرا یوسف بھی فوج جرار لے کر مقابلہ کے لئے نکلا -

خاقان سعید نے امیر یوسف خواجہ کو ایک ہزار سوار دے کر قزوین کی طرف بھیجا - قاسم نوکر امیر قرا یوسف قزوین سے بھاگ کر سلطانیہ میں چلا گیا -

وفات امیر قرا یوسف

اسی دوران میں ناگاہ اطلاع ملی کہ امیر قرا یوسف نے وفات پائی - اور ترکمان منتشر ہو کر قلعہ سلطانیہ کو تباہ و برباد کر کے

تبریز کی جانب بھاگ گئے۔ لہذا لشکر شاہی سلطانیہ کی جانب روانہ ہوا۔ میرزا بایسنغر بطریق یلغار عازم تبریز ہوا۔ اور خاقان سعید نے سلطانیہ میں نزول کیا۔ اور قلعہ و شہر کو دوبارہ آباد کرنے کا حکم دیا۔

ترکمانوں کے انتشار کے باعث امیر قرا یوسف کی لاش اسی طرح خیمہ میں پڑی رہی۔ امیر قرا اور اس کی بیوی قاسم پاشا نے چاہا کہ امیر قرا یوسف کے کسی فرزند کو تخت سلطنت پر بٹھائیں لیکن اس وقت کوئی موجود نہ تھا۔ آخر امیر قرا یوسف کو ارجیس میں دفن کیا گیا۔

شاہزادہ اعظم میرزا بایسنغر لشکر سمیت آذربائیجان میں آیا۔ اور تمام ممالک میں خاقان سعید کے نام کا خطبہ و سکہ جاری ہوا۔

امیر قرا یوسف نے امیر علی بیگ پسر امیر قرا عثمان کو گرفتار کر لیا تھا جب لشکر شاہی کی آمد کی خبر ملی تو اسے قتل کر دینا چاہا۔ امیر قرا نے کہا کہ اگر امیر قرا عثمان کو اس کے بیٹے کے قتل کی خبر ملی تو ایسے نازک وقت میں وہ بھی ہماری مخالفت پر آمادہ ہو جائیگا۔ لہذا امیر یوسف نے اس کے قتل سے درگزر کر کے اسے اپنی مصاحبت میں مقید رکھا اور امیر یوسف کی وفات کے بعد وہ رہا ہو کر تبریز میں میرزا بایسنغر کے پاس آیا اور مورد الطاف ہوا۔

عزیمت میرزا بایسنغر بجانب قلعہ گاؤرود

امیر بابا حاجی پسر امیر شیخ محمد عراقی نے نواحی گاؤرود پر قبضہ کرلیا۔ اور مطلق العنان بادشاہ بن بیٹھا۔ میرزا عمر کے زمانے میں امیر جہانشاہ جاکو نے امیر شیخ محمد کو تہ تیغ کردیا۔ میرزا عمر نے بابا حاجی کو چند دیگر امرا کے ساتھ امیر جہانشاہ کی گرفتاری کے لئے بھیجا۔ بابا حاجی غالب آیا اور امرا کے ورغلانے پر اس نے اپنے باپ کے خون کے بدلے میں امیر جہانشاہ کو قتل کردیا۔

جب میرزا عمر خراسان کی جانب متوجہ ہوا تو امیر بابا حاجی نے سرکشی اختیار کی۔ جب خاقان سعید نے آذربائجان کا رخ کیا۔ تو امیر بابا حاجی خود نہ آیا بلکہ اپنے بھائی کو بارگاہ ہمایوں میں بھیج دیا۔ خاقان سعید نے کہا کہ جب ہم نے اس کا گناہ معاف کردیا تھا تو وہ خود کیوں حاضر نہ ہوا۔ پس میرزا بایسنغر کو اس طرف متعین کیا۔

امیر بابا حاجی قلعہ گاؤرود کو مستحکم کرکے آمادۂ جنگ ہوا میرزا بایسنغر نے قلعہ کا محاصرہ کرکے اس کے پاس ایلچی بھیجا اور بہت دلداری کی۔ آخر بابا حاجی نے اطاعت قبول کرلی اور میرزا بایسنغر کے ہمراہ فراباغ میں بارگاہ ہمایوں میں حاضر ہوکر مورد الطاف خسروانہ ہوا۔

عمارات عالیہ در دارالسّلطنتہ سمرقند

جب تمام ممالک اطراف و جوانب خاقان سعید کے قبضۂ اقتدار میں آ گئے اور ہر طرف امن و امان قائم ہو گیا تو مغیث الدین میرزا الغ بیگ نے سمرقند میں ایک نہایت عالیشان مدرسہ اور خانقاہ کی تعمیر کا بیڑا اٹھایا چنانچہ چند سال میں عدیم النظیر عمارات تیار ہو گئیں۔ مدرسہ میں یگانۂ روزگار علماء درس و تدریس کے لئے مقرر ہوئے اور خانقاہ کا بندوبست مشائخ وقت کے سپرد ہوا۔ ان عمارات کے لئے اس قدر اراضی وقف کی گئی جس کی آمدنی ان کی ضروریات سے کئی گنا زیادہ تھی۔

اس کے علاوہ میرزا الغ بیگ نے افلاطون زماں مولانا صلاح الدین موسیٰ، مولانا علاء الدین علی قوشجی، مولانائے اعظم غیاث الدین جمشید وغیرہ کے زیر ایک بےمثال رصد اور زیج تیار کرائی اور اس کا نام زیج سلطانی گورگانی رکھا۔

عزیمت مہد علیا گوہر شاد آغا بجانب سمرقند

جب خاقان سعید عراق و آذربائیجان کی طرف متوجہ ہوئے تو مہد علیا گوہر شاد آغا نے دارالسلطنت ہرات میں قیام کیا۔ شاہزادہ محمد جوکی اپنی والدہ کی ملازمت میں تھا۔ امیر قرا یوسف کی وفات کے بعد عراق و آذربائیجان کی مہم فتح ہوگئی تو میرزا الغ بیگ نے چاہا کہ چند روز اپنی والدہ کی خدمت میں گزارے۔ ماوراءالنہر سے خود آنا دشوار تھا۔ لہٰذا انہیں اپنے پاس بلا بھیجا۔

مہد علیا عازم سمرقند ہوئیں۔ میرزا الغ بیگ استقبال کے لئے آیا۔ حوالی بخارا میں سعادت قدمبوس حاصل کی اور نہایت عزت و احترام سے انہیں سمرقند میں لے گیا۔ اور باغ چنار میں جشن شاہانہ ترتیب دیا۔ میرزا نے گرانبہا تحائف پیش کئے۔ چند روز کے بعد مہد علیا عازم خراسان ہوئیں۔

یورش مغولستان

مہد علیا کی روانگی کے بعد میرزا الغ بیگ عازم مغولستان ہوا اور امیر سکندر، امیر ہر ملک وغیرہ کو لشکر کثیر دے کر بطریق یلغار روانہ کیا

اور خود سمرقند کی طرف رخ کیا۔ اسی دوران میں شاہزادہ عبداللہ بن میرزا الغ بیگ کی ولادت کی اطلاع موصول ہوئی۔ نیز امرائے مذکور نے ایلچی بھیجا کہ سردار مغولاں مطیع ہو کر لشکر منصور سے مل گیا۔ کچھ عرصہ بعد بعض سرداران مغول نے سمرقند میں آکر شرف قدمبوس حاصل کیا۔ اسی اثنا میں امرائے مغول نے قمرالدین کے ایک بیٹے کو قتل کر دیا اور دوسرا بیٹا بھاگ کر میرزا کی پناہ میں آگیا۔ نیز خبر ملی کہ شیر محمد اغلان، سادق اغلان اور قل محمد بھاگ گئے ہیں۔ میرزا نے فوراً امراکو ان کے تعاقب میں بھیجا اور گرفتار کر لیا۔ لیکن ان کی خطا سے چشم پوشی کی اور الطاف خسروانہ سے سرفراز فرمایا۔

نصراللہ صحرائی کی سرکشی

جب خاقان سعید آذربایجان کی طرف متوجہ تھے تو اطلاع ملی کہ نصراللہ صحرائی نے سرکشی اختیار کر کے مملکت ساوہ میں امیر قرا قرا یوسف کے نام کا خطبہ و سکہ جاری کر دیا ہے۔ لیکن بادشاہ نے اس کی طرف التفات نہ کی۔ امیر غیاث الدین نے قاصد بھیج کر اس سے باز خواست کی لیکن وہ راہ راست پر نہ آیا۔ لہذا امرای ماوراء النہر مثلاً امیرزادہ رستم برلاس و سلطان بایزید وغیرہ نے ساوہ کا محاصرہ کر کے نصراللہ کو گرفتار کر لیا اور بارگاہ ہمایوں میں پہنچایا۔ خاقان

سعید نے اس کی خطاؤں سے درگزر کی۔

میرزا ابابکر کی لڑکی کی شادی

جب میرزا ابابکر ترکمانوں سے شکست کھاکر بھاگا تو اس کی لڑکی امیر قرا یوسف کے ہاتھ آئی۔ امیر موصوف نے اسے نہایت عزت واحترام سے رکھا اور جب جوان ہوئی تو اس سے شادی کرلی۔ امیر یوسف کی وفات کے بعد وہ لڑکی خاقان سعید کی بارگاہ میں پہنچی۔ بادشاہ نے عظیم الشان جشن ترتیب دے کر اس کی شادی امیر خلیل اللہ شروانی سے کردی۔

یار احمد قرامان کی سرکشی و فتح قلعہ اسفرزن

منزل قراکومک میں امرا نے اطلاع دی کہ یار احمد قرامان نے بغاوت اختیار کر کے ملازمین شاہی کو جو گنجہ اور بردع میں تھے تباہ و برباد کردیا لہٰذا خاقان سعید نے شاہزادۂ اعظم میرزا بایسنغر کو اس طرف نامزد کیا۔

میرزا بایسنغر کی آمد کی خبر سنکر یار احمد عازم گرجستان ہوا۔ اور دشوار گزار راستوں اور پر درخت جنگلوں میں سے ہوتا ہوا قلعہ اسفرزن

میں پناہ گزیں ہوا۔ قلعہ اسفرزین اپنی مضبوطی و استواری کے باعث مشہور آفاق تھا۔ اور اہل گرجستان و روم و انجاز و فرنگ اس قلعہ اور کلیسا کی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے۔

غرض شاہزادہ ان دشوار گزار راستوں کو طے کر کے پہنچا۔ طرفین میں سخت لڑائی ہوئی۔ آخر یار احمد نے اطاعت قبول کر لی اور شہزادہ فتحیاب ہو کر لشکر شاہی سے آملا۔ دوسرے روز یار احمد بھی بارگاہ اعلیٰ میں برہنہ سر و دست و گردن بستہ حاضر ہوا۔ خاقان سعید نے عفو و درگزر سے کام لیا اور اسے امیر چہار شنبہ کے سپرد کر دیا۔

فتح قلعۂ بایزید

جب خاقان سعید دریائے ارس کو عبور کر کے مرغزار ازراب میں پہنچے تو اطلاع ملی کہ قلعہ بایزید جو آذربائیجان کے مشہور ترین قلعوں میں سے ہے اور امیر قرا یوسف نے لشکر شاہی سے ہراساں ہو کر تمام ذخائر و نفائس وہاں بھیج دئے تھے۔ اور امیر یوسف کی وفات کے بعد امیرزادہ اسپند اس قلعہ میں پناہ گزیں ہوا تھا۔ بیشک وہ ایک ناقابل تسخیر قلعہ تھا جو چاروں طرف سے سر بفلک پہاڑوں میں محصور تھا۔

خاقان سعید اس قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ حسام الدین نوکر امیرزادہ اسپند حاضر ہوا اور عرض کی کہ امیرزادہ اسپند نے اپنی خاتون

کو مع ذخائر فراواں اس قلعہ میں چھوڑا ہے۔ لہذا وہ اطاعت پر آمادہ نہیں ہونگے۔ پس لشکر شاہی نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی۔ اہل قلعہ نے پتھر اور تیر برسانے شروع کئے۔ بادشاہی جانباز مجروح ہوکر زمین پر لوٹنے لگے۔ قلعہ کی گزرگاہ کے قریب چند برج دکھائی دئے میرزا بایسنغر کے ملازمین نے اس طرف زور دیا اور پتھروں اور تیروں کی بارش کے باوجود بہزار دقت ان برجوں پر چڑھ کر قلعہ میں داخل ہوئے۔ آخر قلعہ فتح ہوگیا بہت سامان غنیمت ہاتھ آیا اور خاقان سعید نے اس فتح پر شکرانہ الہٰی ادا کیا۔

محاربہ خاقان سعید با اولاد امیر قرا یوسف

اطلاع ملی کہ پسران امیر قرا یوسف امیرزادہ اسکندر و امیرزادہ اسپند لشکر کثیر کے ساتھ عازم آذربائیجان ہیں۔ امرا و اعیان نے عرض کیا کہ جب تک ان کی سرکوبی نہ کی جائے گی۔ ملک میں امن و امان قائم نہیں ہوسکتا۔ لہذا خاقان سعید ان کے استیصال پر آمادہ ہوئے۔ اور ارجیش کا رخ کیا۔ امیر الیاس خواجہ اور امیر قرا عثمان کو بطور ہراول روانہ کیا۔ امرائے ہراول میں سے امیر محمد خواجہ امیرزادہ سکندر کے ساتھ جنگ کرکے اس پر غالب آیا۔

بسیران میر قرا یوسف نے چند مرتبہ ایلچی بھیج کر صلح کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ خاقان سعید ترکمانوں کے قلع قمع کا پختہ ارادہ کر چکے تھے۔ لشکر شاہی موضع قردق قورتاق میں اترا۔ لشکر شاہی میں چند ہاتھی بھی تھے۔ ترکمانوں کے گھوڑوں نے کبھی ہاتھی نہیں دیکھے تھے۔ لہذا انھوں نے مٹی وغیرہ کے مصنوعی ہاتھی تیار کیے تاکہ ان کے گھوڑے صورت آشنا ہو جائیں اور جنگ کے موقع پر ہاتھیوں سے ڈر کر بھاگ نہ جائیں۔

غرض طرفین میں جنگ شروع ہوئی۔ اور چند روز نہایت گھمسان کا معرکہ رہا۔ خاقان سعید نے میدان میں خیمہ نصب کرایا اور نماز چاشت ادا کر کے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں فتح کی دعا مانگی۔

میرزا رستم، امیر ابراہیم جہانشاہ اور بعض دیگر امرا نے اس جنگ میں خوب داد شجاعت دی۔ بالآخر ترکمانوں کو شکست فاش ہوئی۔ اور خاقان سعید فتحیاب ہو کر شکرانہ الہی بجا لائے۔ اور تمام ممالک ماوراء النہر و ترکستان و خراسان و زابل و کابل و سیستان و ہندوستان و مازندران و فارس و عراق وغیرہ میں فتح نامے جاری کیے۔

تسخیر خوزستان

جب میرزا ابراہیم سلطان نے یورش عراق و آذربائیجان سے معاودت کی تو تمام اکابر مملکت فارس مراسم تہنیت بجا لائے لیکن حکام خوزستان نے سرکشی اختیار کی۔ لہذا میرزا ابراہیم اس طرف متوجہ ہوا۔ اور حویزہ و دزفول کو فتح کر لیا۔ باقی رعایا قلعہ شوشتر میں پناہ گزیں ہوئی اور خاقان سعید کی بارگاہ میں ایلچی بھیج کر اطاعت قبول کر لی۔ میرزا نے حسب الحکم محاصرہ چھوڑ دیا لیکن اہل خوزستان نے پھر بیوفائی کی۔ لہذا میرزا ابراہیم دوبارہ لشکر گراں لے کر متوجہ ہوا۔ اور خوزستان کو فتح کر کے وہاں خاقان سعید کے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا۔

آمدن میرزا الغ بیگ بخراسان

جب خاقان سعید نے یورش عراق و آذربائیجان سے معاودت کی تو میرزا الغ بیگ ماوراءالنہر سے رسم تہنیت ادا کرنے کے لئے عازم بارگاہ ہوا۔ اسی اثنا میں میرزا بایسنغر بھی ولایت طوس و مشہد سے آیا اور دونوں بھائی ایک دوسرے کے دیدار سے شادکام

ہوئے۔ میرزا الغ بیگ نے شکرانہ کے طور جشن عظیم ترتیب دیا اور تقریباً دو ماہ خاقان سعید کی ملازمت میں بسر کر کے ماوراء النہر کی طرف معاودت کی۔

ولادت میرزا ابوالقاسم

۱۷ ماہ رجب ۸۲۵ھ کو شاہزادہ میرزا ابوالقاسم بابر بہادر بن میرزا بایسنغر کتم عدم سے عالم وجود میں آیا۔ میرزا بایسنغر نے فرط خوشی سے عیش و عشرت کے سامان ترتیب دئے اور خاقان سعید نے بھی جشن عظیم برپا کیا۔

نیز اسی سال میرزا محمد قاسم بن میرزا جوکی پیدا ہوا۔ اس کی ولادت پر بھی عظیم الشان جشن برپا ہوئے۔

آمدن ایلچیان کہ بمملکت خطای رفتہ بودند و شرح غرائب و عجائب آن دیار

خاقان سعید نے مملکت خطای کی جانب ایلچی روانہ کئے اور خواجہ غیاث الدین کو خاص طور پر تاکید کی کہ اثنائے سفر میں

ہر شہر اور ولایت کے مفصل حالات بطریق روزنامہ قلمبند کرتا رہے چنانچہ خواجہ غیاث الدین نے حسب الارشاد روزنامہ مرتب کر کے پیش کیا۔ یہاں اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے :۔

ایلچی ۱۶ ذیقعدہ ۸۲۲ھ کو دارالسلطنت ہرات سے روانہ ہوئے۔ راہ میں خراسان، بدخشاں و دیگر ممالک کے ایلچی بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ طرفان میں پہنچے تو دیکھا کہ اہل طرفان اکثر بت پرست تھے اور شہر میں ایک عظیم الشان بتخانہ بھی تھا۔ وہاں سے شہر قابل میں پہنچے۔ یہاں امیر فخر الدین کی عالیشان مسجد قابل دید تھی اس کے قریب ہی کافروں کا بتخانہ بھی موجود تھا۔ جس میں چھوٹے بڑے بت نہایت خوبصورتی سے رکھے ہوئے تھے۔ بتخانہ کے دروازے پر دیووں کے دو بت تھے جو ایک دوسرے پر حملہ آور معلوم ہوتے تھے۔

یہاں سے روانہ ہوئے تو بیابان میں شیر و گاؤ قطاس وغیرہ سے دوچار ہوئے۔ جب خطای کے قریب پہنچے تو اہل خطای نے حسب الحکم نہایت شاندار استقبال کیا اور ایک ہی دن میں مرغزار میں خیمے لگا کر ہر قسم اسباب آرائش و آسائش و خورد و نوش فراہم کئے۔ اور بیابان میں جشن عظیم برپا ہو گیا۔

چند روز کے بعد اس سرحد کے حاکم دانگ داجی نے جشن شاہانہ کا انتظام کیا۔ لہذا ایلچی اس کی منزلگاہ میں گئے۔ اہل

خطای مربع صورت میں بیٹھتے ہیں اس مربع کے چاروں طرف
دروازے اور بیچ میں وسیع میدان ہوتا ہے اور اس کے عین
وسط میں مسند شاہی۔ مسند کے دائیں جانب کی کرسیوں پر امرای خطا
اور بائیں جانب ایلچیوں کو جگہ ملی۔ کیونکہ ؎

کہ شاہ عادل دل در بدن بود سوی چپ

غرض ہر طرح کے پرتکلف اسباب اکل و شرب مہیا تھے حسین
لڑکے چہروں پر سرخی پاوڈر لگائے کانوں میں مروارید پہنے
بازیگری میں مصروف تھے۔ المختصر نہایت ہی عجیب و غریب
اور پرتکلف دعوت تھی۔

اُس کے قراول کی سیر کی جو چاروں طرف سے بلند پہاڑوں
میں محصور اور استحکام کے باعث مشہور آفاق ہے۔

وہاں سے شہر سکجو میں وارد ہوئے۔ سکجو ایک نہایت عالیشان
شہر اور مضبوط قلعہ ہے بازار نہایت کشادہ اور سڑکیں صاف ستھری
ہیں۔ گھروں میں سوّر پالے جاتے ہیں اور قصاب کی دکان پر بھیڑ اور
سوّر کا گوشت یکساں طور پر فروخت ہوتا ہے۔ بازاروں میں وسیع
چوک ہیں۔ اور شہر کی فصیل میں بیس بیس قدم پر برج ہیں شہر کی
چاروں طرف ایک دوسرے کے بالمقابل چار دروازے ہیں۔ جو
بعد مسافت کے باوجود نزدیک معلوم ہوتے ہیں۔ اور شہر کے وسط
سے دروازوں تک متعدد سڑکیں جاتی ہیں۔ اس شہر میں چند

تنخانے بھی ہیں۔ ان تنخانوں کے دروازوں پر خوبصورت لڑکے کھڑے ہیں جو اجنبی لوگوں کی رہبری کرتے ہیں۔

یہ مملکت خطا کا پہلا شہر ہے۔ یہاں سے خان بالق تختگاہ بادشاہ تک ۹۹ منازل ہیں اور ہر منزل ایک شہر کے برابر ہے اور ان منازل کے درمیان قرغو اور کی دیفوز ہیں۔ قرغو ایک قسم کا ۶۰ گز بلند مکان ہے اس میں دس آدمی ہوتے ہیں۔ جب کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو وہ بلندی پر آگ روشن کرتے ہیں اس کو دیکھ کر دوسرے قرغو والے بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس طرح تمام ملک فوراً اس خطرے سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مکتوب جاری ہو جاتے ہیں۔ کی دیفوز بھی ایک قسم کی چوکیاں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کی وساطت سے خبریں یا مکتوب پایہ تخت تک پہنچاتی ہیں۔

دوسرا بڑا شہر قمجو ہے یہاں کے حاکم کا نام دانجی ہے۔ اس شہر میں ایک بڑا بت خانہ ہے جس کا طول و عرض ۵۰۰ × ۵۰۰ گز ہے اس میں پنجاہ قدم لمبا ایک بت ہے جس کے پاؤں کا طول ۹ قدم اور سر کا دور ۲۱ گز ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سے بت ہیں۔ تنخانہ کی دیواریں نقش و نگار سے مزیّن ہیں۔ لوگ گروہ در گروہ آکر بتوں کو سجدے کرتے ہیں۔

غرض جوں جوں ایلچی خان بالق کے نزدیک ہوتے جاتے تھے ہر شہر اور ہر منزل میں ان کے استقبال میں پر جوش جشن منائے

جاتے تھے۔ آخر اسی طرح مملکت خطای کے عجائب و نوادر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے خان بالق میں پہنچے۔ دوسرے روز بادشاہ نے جشن شاہانہ ترتیب دیا۔ سب سے پہلے بازیگر لڑکوں کی ایک جماعت نمودار ہوئی۔ یہ لڑکے حسین لڑکیوں کی طرح سولہ سنگار سے آراستہ تھے۔ پہلے دو لڑکوں نے دو لکڑیوں پر الٹ بازیاں لگائیں۔ پھر ایک دہ سالہ لڑکا زمین پر لیٹ گیا اور ایک پاؤں اوپر کو اٹھایا۔ دوسرے لڑکے نے اس کے پاؤں پر چند بانس کھڑے کئے پھر ایک لڑکے نے ان پر چڑھ قلابازیاں لگانا شروع کیں۔ اس کے بعد سازندوں نے ساز بجانے شروع کئے۔ یہ مجلس نماز ظہر تک قائم رہی۔ بادشاہ نے بازیگروں اور گویوں کو انعامات سے مالا مال کر دیا غرض بادشاہ نے اسی طرح کئی جشن کئے۔

ایک روز ایلچیوں کو اطلاع ملی کہ آج نوروز ہے بادشاہ اردو نو میں جائیگا کوئی شخص سفید چیز نہ پہنے کیونکہ خطا میں ماتمی لباس سفید ہوتا ہے۔ غرض ایلچی جشن نوروز سے بھی کما حقہٗ محظوظ ہوئے۔

پادشاہ خطای ہر سال چند روز کے لئے گوشت خوری ترک کر دیتا ہے، حرم سرائے میں نہیں جاتا بلکہ ایک مکان میں بیٹھ کر تنہا خدائے آسمان کی پرستش میں محو و مستغرق ہو جاتا ہے۔ ان ایام میں قلعہ شاہی میں "رسم شب چراغ" منائی جاتی ہے اور تمام شہر میں

بھی چراغاں کی جاتی ہے۔

غرض بادشاہ نے ایلچیوں کو گوناگوں عواطف خسروانہ سے سرفراز فرمایا اور انعام واکرام سے مالا مال کر دیا۔ اسی زمانہ میں بادشاہ کی محبوب ترین ملکہ نے وفات پائی۔ اور خود بادشاہ بھی صاحب فراش ہوا۔ اس کا لڑکا امور سلطنت کے انتظام میں مصروف ہوا۔ اور اس نے ایلچیوں کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا۔

عزیمت خاقان سعید بجانب فراہ

آذربائیجان سے اطلاع موصول ہوئی کہ سرداران ترکمان میں سے امیر دلو احمد ناگاہ سلطانیہ میں آیا اور لوٹ مار کر کے تبریز کی طرف چلا گیا۔ اسی پر قناعت نہ کی بلکہ دوبارہ عازم سلطانیہ ہوا۔ لوکر الیاس خواجہ مقابلہ کے لئے نکلا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ دلو احمد مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ گیا۔ اور اس کے نوکروں میں سے اکثر تہ تیغ ہوئے۔

اسی دوران میں خاقان سعید نے ولایت فراہ کی طرف نہضت فرمائی۔ ولایت سیستان و قندھار و کابل و غزنین وغیرہ کے حکمرانوں نے سعادت قدمبوس حاصل کی اور مورد الطاف

پادشاہانہ ہوئے

عزیمت خاقان سعید بجانب سرخس

موسم بہار میں خاقان سعید سیر و شکار کے لئے ولایت سرخس کی طرف متوجہ ہوئے۔ حدود ماوراء النہر و ترکستان و مازندران وغیرہ کے اکابر و اشراف اردوے شاہی میں پہنچے اور شرف لبساط بوس حاصل کیا۔ وہاں سے خاقان سعید نے قدوۃ السالکین شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ کے مزار مقدس کی زیارت کے لئے نہضت فرمائی اور فرزندان شیخ کو الطاف خسروانہ سے سرفراز کیا۔ میرزا بایسنغر جو طوس و مشہد مقدس کی طرف گیا ہوا تھا۔ قرا باغ بادغیس میں لشکر شاہی سے آ ملا۔ اسی دوران میں امیر شاہ ملک نے خوارزم سے براق اغلان کی سرکشی کی اطلاع دی۔ اور بادشاہ نے دارالسلطنت ہر کی طرف مراجعت فرمائی۔

اسی اثناء میں امیر اعظم حسن صوفی ترخان برادر مہد علیا گوہر شاد آغا نے دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کی۔ اور مہد علیا کے مدرسہ کے گنبد میں مدفون ہوا۔

عزیمت میرزا الغ بیگ بجانب مغولستان

شیر محمد اغلان سمرقند میں میرزا الغ بیگ کے پاس آیا اور مورد عنایات ہوا لیکن کچھ مدت بعد بلا وجہ فرار ہو گیا۔ میرزا الغ بیگ نے اسے گرفتار کر کے دوبارہ عنایات سے سرفراز فرمایا اور اسباب سفر مہیا کر کے اسے مغولستان کی جانب روانہ کیا۔

جب شیر محمد اپنی ولایت میں پہنچا تو بعض امرا نے متفق ہو کر اسے تخت سلطنت پر متمکن کیا۔ شیر محمد نے سلطنت کے نشے میں دوبارہ سرکشی اختیار کی۔

نیز بیرعلی مکریت نے ماوراء النہر سے بھاگ کر شیر محمد کے پاس پناہ لی۔ میرزا الغ بیگ نے اسے طلب کیا لیکن شیر محمد نے بھیجنے سے انکار کر دیا۔ ان وجوہات کی بنا پر میرزا الغ بیگ عازم ولایت خجند ہوا۔

اثنائے راہ میں خبر ملی کہ باغیوں کا کچھ لشکر حدود آشیرہ میں ہے۔ لہذا میرزا نے بعض امرا کو بطور یلغار اس طرف روانہ کیا۔ سردار ابراہیم وغیرہ بیخبر پڑے تھے امرا نے اچانک حملہ کر کے ان کو منتشر کر دیا اور بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔

دو روز کے بعض ابراہیم پھر مقابلہ کے لئے آیا۔ طرفین میں

گھمسان کا رن پڑا۔ مخالفین کو شکست فاش ہوئی۔ ابراہیم اور اس کے دو بیٹے لقمۂ تیغ اجل ہوئے۔ میرزا الغ بیگ نے منزل آق میں پہنچ کر امرای یلغار کو عنایات گوناگوں سے سرفراز کیا۔

اس کے بعد میرزا الغ بیگ شیر محمد کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا۔ گوک پینہ کے مقام پر وہاں کا حاکم امیر خداداد بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میرزا نے اسے شیر محمد کے پاس بھیجا لیکن وہ راہ راست پر نہ آیا۔ آخر طرفین میں شدید جنگ ہوئی۔ شیر محمد شکست کھا کر بھاگ گیا اور میرزا نے ان حدود کا انتظام کر کے دارالسلطنت سمرقند کی طرف معاودت کی۔

متفرق حالات

۸۲۸ھ کے آغاز میں میرزا بایسنغر ولایت سیستان کی طرف متوجہ ہوا اور کچھ مدت مملکت نیمروز میں سیر و شکار میں بسر کی۔ پھر ہرات میں آ کر موسم سرما خاقان سعید کی ملازمت میں گزارا۔ موسم بہار کے آغاز میں بادشاہ سیر و شکار کے لئے سرخس کا رخ کیا اور میرزا بایسنغر عازم طوس و مشہد مقدس ہوا۔

اس سال کے خاتمہ پر میرزا الغ بیگ نے یورش مغولستان سے معاودت کی اور پدر بزرگوار خاقان سعید کی بارگاہ میں حاضر ہو کر

سعادت اندوز ہوا۔

اسی سال مولانا اشرف الدین علی الیزدی نے اپنی لاجواب کتاب ظفرنامہ تصنیف کی۔

عمارت مزار گازرگاہ

محرم ۸۲۹ھ میں خاقان سعید نے خواجہ عبداللہ انصاری کے مزار مقدس پر خانقاہ کا سنگ بنیاد رکھا اور مدت قلیل میں ایک نہایت ہی عالیشان عمارت کھڑی ہوگئی۔ نیز املاک و اسباب فراواں اس خانقاہ کے لئے وقف فرمائے۔

امیر شاہملک کی وفات

امیر غیاث الدین شاہملک کو بارگاہ ہمایوں میں پورا اعتماد و اقتدار حاصل تھا خاقان سعید اسے ہمیشہ شفقت و عنایت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور اسے بڑی بڑی جاگیریں عطا کر رکھی تھیں۔ ممالک محروسہ میں متعدد مدرسے، خانقاہیں، مسجدیں اور حوض وغیرہ اس کی یادگار موجود ہیں۔ ۸۲۹ھ میں اس نے وفات پائی تو خاقان سعید کو سخت صدمہ ہوا۔ اسے مشہد مقدس میں سپرد خاک کیا اور اس

کی جاگیر اس کے بیٹے ابراہیم سلطان کو مرحمت فرمائی ۔ مولانا شہاب الدین عبدالرحمٰن لسان نے اس کی تاریخ وفات لکھی ہے ؎

رحمۃ اللہ علیہ آمدہ تاریخ وفات
باد در روضہ مصاحب ہمہ با شاہد و شنگ

شاہزادہ میرزا سیورغتمش کی وفات

۱۸ محرم ۸۳۰ھ کو شاہزادہ میرزا سیورغتمش بہادر نے کابل میں اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کی ۔ تمام اکابر و اشراف نے سیاہ ماتمی لباس پہنا ۔ خاقان سعید کو اپنے فرزند ارجمند کی جوانا مرگ سے سخت صدمہ پہنچا ۔ لیکن پھر بھی سینے پر صبر کا پتھر رکھ امرا کو ماتمی لباس پہننے سے منع کیا ۔ کسی نے تاریخ لکھی ہے ؎

خاک دارد وطن وست ہم از روئے حساب
سال تاریخ وفاتش بجمل دارد خاک

براق اغلان کی سرکشی

براق اغلان ۸۲۳ھ میں میرزا الغ بیگ کی بارگاہ میں حاضر ہوا میرزا نے اسے ولایت اوزبک میں الوس کی حکومت مرحمت فرمائی۔ لیکن براق اغلان نے حدود سغناق میں آکر سرکشی اختیار کی۔ امیر ارسلان خواجہ ترخان حاکم سغناق نے براق اغلان کی شکایت کی۔ لہذا میرزا الغ بیگ لشکر کثیر کے ساتھ اس طرف متوجہ ہوا۔ میرزا محمد جوکی بھی یہ خبر سن کر اپنے بھائی میرزا الغ بیگ کے ساتھ جاملا۔ میرزایان مذکور کثرت لشکر پر مغرور تھے۔ ان کا خیال تھا کہ براق ان کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے گا۔ جب دونوں لشکر بالمقابل صف آرا ہوئے۔ تو براق نے حکمت عملی سے کام لیا اور اپنے تمام لشکر کو جمع کرکے یکبارگی حملہ کر دیا۔ غرور کا سر نیچا۔ میرزا الغ بیگ کے لشکر کو شکست ہوئی۔ میرزا نے غضبناک ہوکر میدان میں گھوڑا بڑھانا چاہا۔ لیکن امرا نے عنان پکڑ لی۔ میرزا محمد جوکی کو بھی بصد مشکل معرکہ کارزار سے باہر نکالا اور نہایت عجلت کے ساتھ عازم سمرقند ہوئے براق نے مملکت ماوراء النہر کو خوب تاخت و تاراج کیا۔

کاردخوردن خاقان سعید

ایک روز دارالسلطنت ہرات میں خاقان سعید جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر جامع مسجد سے نکلے - مولانا فضل اللہ استر آبادی کے مریدوں میں سے ایک شخص نمد پوش احمد لر نام دادخواہوں کے لباس میں ایک کاغذ ہاتھ میں لئے ہوئے نمودار ہوا - خاقان سعید نے ملازمین میں سے ایک کو پرسش احوال کا اشارہ کیا - لیکن احمد لر بھاگ کر سامنے آیا اور آنحضرت کے شکم میں کارد گھپو دی - علی سلطان نے اس کو گرفتار کرکے فوراً تہ تیغ کردیا - مسجد میں غلغلۂ عظیم برپا ہوگیا - پادشاہ نے چاہا کہ محفّہ میں سوار ہوکر محلوں میں چلا جائے لیکن امیر فیروز شاہ نے کہا کہ اس سے لوگوں کو آنحضرت کی حیات و ممات میں شبہ پیدا ہو جائیگا اور ملک میں فتنہ و فساد کا خدشہ ہے - لہذا گھوڑے پر سوار ہوکر نہایت شان و شوکت سے باغ زاغان میں پہنچے - اور اطبا کو جمع کیا آخر چند روز کے علاج معالجہ سے صحت کلی حاصل ہوگئی -

میرزا بایسنغر نے اس معاملہ کی تحقیق و تفتیش کی - اور مولانا معروف خطاط بغدادی بھی اس سازش میں شرکت کی وجہ سے گرفتار ہوئے -

مولانا معروف خطاط بغدادی

مولانا معروف فن خوشنویسی میں نادرۂ روزگار تھے۔ اس کے علوم و فنون مختلفہ میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ فن شاعری میں صاحب کمال تھے۔ سلطان احمد سے رو گردان ہو کر بغداد سے اصفہان میں آئے اور میرزا سکندر کے کتابخانہ میں ملازم ہوئے۔ انہیں ہر روز پانصد بیت لکھنے پڑتے تھے۔ ایک مرتبہ دو دن ناغہ رہا۔ میرزا سکندر نے سبب دریافت کیا تو کہا کہ میں تین روز کا کام ایک دن میں کرونگا۔ چنانچہ ایک آدمی قلم بناتا جاتا تھا اور مولانا لکھتے جاتے تھے۔ نماز دیگر تک مولانا نے ڈیڑھ ہزار شعر لکھ کر پیش کیے اور مورد الطاف ہوئے۔

خاقان سعید فتح ممالک عراق و فارس کے بعد مولانا کو ہرات میں لائے۔ اور کاتب خاص مقرر کیا۔ میرزا بایسنغر نے انہیں خمسہ نظامی لکھنے کے لئے کہا اور نہایت عمدہ کاغذ بھیجے۔ مولانا نے انکار کر دیا لہذا میرزا اس سے سخت ناراض تھے۔

القصہ مذکورہ بالا سازش کے الزام میں مولانا کو گرفتار کر کے چیاہ حصار اختیار الدین میں قید کر دیا گیا۔ اور خواجہ عضدالدین دختر زادۂ مولانا فضل اللہ اور بعض دیگر افراد جو اس سازش میں

شریک تھے لقمہ تیغ اجل ہوئے۔

عزیمت خاقان سعید بجانب ماوراء النہر

جب خاقان سعید مجروح ہوئے اور ادھر میرزا الغ بیگ براق اغلان سے شکست کھا کر بھاگا۔ تو ماوراء النہر میں فتنۂ عظیم برپا ہوگیا۔ لہذا خاقان سعید صحتیاب ہوکر دارالسلطنت ہرات سے عازم دارالملک سمرقند ہوئے۔ میرزا بایسنغر بھی ان کے پیچھے روانہ ہوا۔ لشکر شاہی نے جیحوں کو عبور کیا تو میرزا بایسنغر حسب الحکم تختگاہ خراسان کی طرف متوجہ ہوا۔

بلخ کے قریب لشکر شاہزادہ میں کسی نے قنبر کیرنگی ابیوردی کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے امیر سیف الدین جنید جادنی کو قتل کا الزام دیا کیونکہ اسے پورا تسلط و اختیار حاصل تھا اور رعیت اس کے ہاتھوں سخت نالاں تھی۔

میرزا بایسنغر بسرعت تمام باغ سفید ہرات میں پہنچا۔ یہاں وہ مرض مہلک میں مبتلا ہوا۔ لیکن کچھ مدت میں صحت پائی۔

لشکر شاہی نے جیحوں کو عبور کیا تو میرزا الغ بیگ اور اکابر ماوراء النہر نے استقبال کیا۔ بادشاہ نہایت تزک واحتشام سے سمرقند میں داخل ہوئے۔

سب سے پہلے خاقان سعید مزار شاہزادہ قثم بن العباس، مزار شیخ ابو منصور ماتریدی وغیرہ کی زیارت سے سعادت اندوز ہوئے۔ پھر واقعہ براق اغلان کی تحقیق کی۔ بعض امرا کو سخت سزائیں دیں۔ میرزا الغ بیگ بھی مورد خطاب و عتاب ہوا۔ براق لشکر شاہی کی آمد کی خبر سن کر بھاگ گیا اور ملک میں ہر طرح امن و امان قائم ہو گیا۔ خاقان سعید نے ہرات کی جانب معاودت کی۔

اسی دوران میں میرزا ابابکر بن میرزا محمد جوکی پیدا ہوا۔ میرزا محمد جوکی نے اس خوشی میں جشن عظیم ترتیب دیا۔

عزیمت خاقان سعید بصوب ممالک آذربائیجان

۸۳۲ھ میں خبر ملی کہ امیر سکندر بن امیر قرا یوسف نے ممالک آذربائیجان میں بغاوت اختیار کی ہے اور لشکر کثیر کے ساتھ سلطانیہ پر قابض ہو گیا ہے۔ نیز امیر خواجہ یوسف حاکم سلطانیہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ لہٰذا خاقان سعید نے تمام ممالک محروسہ کے لشکر فراہم کر کے آذربائیجان کا رخ کیا اور میرزا بایسنغر کو دیگر امرا کے ساتھ بطور ہراول روانہ کیا۔ اور خود بھی دارالسلطنت ہرات کی جانب نہضت فرمائی۔ امیر سکندر مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ گیا اور خاقان سعید فاتحانہ سلطانیہ میں داخل ہوئے۔ عید رمضان کی تقریب پر جشن

شاہانہ ترتیب دیا اور امرا کو خلعت ہائے فاخرہ سے سرفراز فرمایا۔ اور وہاں سے عازم سلماس ہوئے۔

جنگ سلماس

جب لشکر منصور صحرای سلماس میں پہنچا تو میر سکندر ترکمان اور اس کے بھائی مور و ملخ کے مانند لشکرے لے کر مقابلہ کے لئے نکلے۔ طرفین میں کئی روز تک شدید جنگ ہوتی رہی۔ آخر ترکمان مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ گئے اور لشکر شاہی فتحیاب ہوا اس جنگ میں میرزا محمد جوکی، میرزا بایسنغر اور میرزا ابراہیم سلطان وغیرہ نے خوب داد شجاعت دی۔ خاقان سعید نے فتحیاب ہو کر شکرانہ الٰہی ادا کیا اور امرا کو انعام و اکرام سے مالامال کر دیا۔ اسی دوران میں میرزا الغ بیگ نے براق اغلان کے قتل کی اطلاع دی۔

امتحانی سوالات

۱۔ خاقان سعید میرزا شاہرخ بہادر کی تخت نشینی کے حالات مختصراً تحریر کرو۔

۲۔ میرزا شاہرخ کی ماوراء النہر کی طرف روانگی اور شہر ہرات کی مرمت کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔

۳۔ خواجہ سلطان علی سبزواری کی بغاوت کے حالات بالایجاز سپرد قلم کرو۔

۴۔ امیر جہانشاہ جاکو کی سرکشی کا باعث کیا تھا۔ نیز اس کے مختصر حالات بیان کرو۔ امیر موصوف کا انجام کیا ہوا۔

۵۔ میرزا ابا بکر کی تخت نشینی کے مختصر حالات ورطۂ تحریر میں لاؤ۔

۶۔ میرزا سلطان حسین کی بغاوت اور قتل کا واقعہ کیونکر ظہور پذیر ہوا۔

۷۔ میرزا پیر محمد جہانگیر اور میرزا خلیل سلطان کی لڑائی کے حالات قلمبند کرو۔

۸۔ امیر سیّد خواجہ کی بغاوت کے مفصل واقعات سپرد قلم کرو۔

۹۔ پیر علی تاز کون تھا۔ اس کی بغاوت اور میرزا پیر محمد کے قتل کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔

۱۰۔ میرزا عمر کی مخالفت و سرکشی اور اس کے گرفتاری کے واقعات ورطۂ تحریر میں لاؤ۔

۱۱۔ بیان قوچین کی بغاوت کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔

۱۲۔ مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھو۔

ا۔ امیر جہانملک کی سرکشی۔

ب۔ پیر علی تاز کا قتل۔

ج۔ محاربہ امیر قرا یوسف و میرزا ابا بکر۔

د۔ سلطان علی بن پیر بادشاہ کا قتل۔

ہ۔ شہر مرو کی آبادی۔

۱۳۔ میرزا پیر محمد کی شہادت کا واقعہ کیونکر وقوع پذیر ہوا۔

۱۴۔ مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ سپرد قلم کرو:۔

ا۔ دارالسلطنت ہرات۔

ب۔ وضع مدرسہ و خانقاہ۔

ج۔ بناء باغ سفید و بنیاد کوشک۔

۱۵۔ امیر شیخ نورالدین کے قتل کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔

۱۶۔ میرزا اسکندر کے قتل کے متعلق مختصر نوٹ لکھو۔

۱۷۔ میرزا فنیدو کی بغاوت کے متعلق جو کچھ تم کو معلوم ہو درطۂ تحریر میں لاؤ۔

۱۸۔ یورش عراق و آذربائیجان اور امیر قرا یوسف کی وفات کے واقعات بالتفصیل سپرد قلم کرو۔ نیز خاقان سعید اور اولاد امیر قرا یوسف کی باہمی کشمکش کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔

۱۹۔ خاقان سعید کے ایلچیوں نے مملکت خطای کے جو عجیب و غریب حالات لکھے ہیں بالاختصار سپرد قلم کرو۔

۲۰۔ خاقان سعید کے مسجد جامع ہرات میں زخمی ہونے کا واقعہ قلمبند کرو۔

۲۱۔ براق اغلان اور میرزا الغ بیگ کی لڑائی کے حالات لکھو نیز میرزا کی شکست کا باعث بیان کرو۔

تمّت

اردو ترجمہ

مطلع سعدین

معہ

حالات و فرہنگ

مترجمہ رازی

ملک نذیر احمد پرنٹر و پبلشر تاج بکڈپو موہن لال روڈ بیرون موچی گیٹ لاہور